https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بسم اللہ الرحمن الرحیم!

تعارف

اجراء نبوت کا فتنہ اتنا سخت فتنہ ہے کہ حضور سرور کائنات ﷺ کی وفات کے بعد جب چند مدعیان نبوت نے نبوت کا دعویٰ کیا تو خلیفہ اوّل حضرت ابوبکر صدیقؓ نے بلا تامل ان کے اور ان کے متبعین کے کافر و مرتد ہونے کا اعلان فرمادیا اور ان سے جہاد فرمایا۔ اس کے بعد بھی تاریخ اسلام میں کبھی کبھی ایسے فتنے نمودار ہوتے رہے اور آخر کار کیفر کردار کو پہنچے۔

زمانہ حال کے دو فتنوں میں سے ایک فتنہ ایران کے بہاء اللہ کے دعویٰ نبوت کا ہے اور دوسرا قادیان کے مرزا غلام احمد قادیانی کے دعویٰ نبوت کا ہے۔ مغرب کی استعماری و سامراجی طاقتوں میں سے زار روس نے اپنے وقت میں بہائیوں کو عشق آباد میں پناہ دی اور پروان چڑھنے کے مواقع بہم پہنچائے اور ہندوستان میں انگریزوں نے قادیانیت کی سرپرستی کی اور اسے پھلنے پھولنے کے مواقع دیئے۔ اس فتنہ کے خلاف علمائے وقت نے خوب خوب قلمی جہاد کیا۔ تقریریں ہوئیں، بحثیں ہوئیں۔ مناظرے ہوئے۔ لیکن فتنہ کی یہ خصوصیت ہوتی ہے کہ گرفت میں بڑی مشکل سے آتا ہے اور یہی حالت مرزا غلام احمد قادیانی کے پیچ در پیچ دعوؤں اور ان کے مریدین کی الجھی ہوئی تاویلات کی تھی۔ یہ سلسلہ جاری تھا کہ ؎

مردے از غیب بروں آید و کارے بکند

کے مصداق حضرت پروفیسر مولانا محمد الیاس برنیؒ نے قادیانیت کے خلاف قلمی جہاد شروع فرمایا اور آپ کی مساعی بالآخر مشہور کتاب قادیانی مذہب اور قادیانی تحریک سے متعلق چند رسالوں کی شکل میں نمودار ہوئیں۔ ان تصنیفات نے مسلمانوں کے سامنے قادیانی مذہب کا پول کھول دیا اور مسلمانوں کو معلوم ہوگیا کہ قادیانی مذہب کی اصلیت کیا ہے، حقیقت کیا ہے، مدعا کیا ہے، انجام کیا ہے۔

حضرت موصوف کی یہ کتابیں کچھ عرصہ سے کم یاب ہیں۔ حال میں دکن میں چند خاص مقامات پر قادیانی تحریک حرکت میں آئی تو ضرورت محسوس ہوئی کہ ان مقامات اور اطراف اکناف کے مسلمانوں کو قادیانیت کی حقیقت سے واقف کرادیا جائے۔ میرے استاد محترم مولوی عبدالحلیم صاحب حضرت مولانا الیاس برنیؒ کے بڑے فیض یافتہ مرید خاص ہیں۔ آپ نے ابھی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حال میں مولانا الیاس برنیؒ کے ملفوظات کا ایک مجموعہ مرتب کر کے "قول طیب" کے نام سے شائع فرمایا ہے۔ جسے خاص وعام میں بہت حسن قبول حاصل ہوا۔

میں نے اور بعض دیگر احباب مولوی نجم الہدیٰ صاحب اور حاجی اسحاق سیٹھ صاحب نے عبدالحلیم صاحب موصوف سے خواہش کی کہ قادیانی تحریک سے متعلق معلومات پر مشتمل ایک ایسا مختصر رسالہ مرتب فرمائیں کہ سرسری نظر میں قادیانیت کے خدوخال مسلمانوں کے سامنے آجائیں۔ وقت بہت کم تھا۔ تاہم صاحب موصوف نے اپنا قیمتی وقت صرف کر کے یہ رسالہ مرتب فرمایا ہے۔ جس میں نہایت سنجیدگی اور متانت سے قادیانی مذہب کے اہم پہلوؤں کا جائزہ لیا گیا ہے۔ اس رسالہ کو اہل سنت والجماعت کمیٹی یادگیر کی طرف سے شائع کیا جارہا ہے۔ مقصد یہ کہ اس رسالہ کے مضامین کو مساجد ومجالس میں پڑھ کر سنایا جائے۔ تاکہ جو مسلمان اس فتنہ کی حقیقت سے بے خبر ہیں۔ باخبر اور ہوشیار ہوجائیں۔ والسلام!

خادم: عبدالصمد افغانی یادگیر ضلع گلبرگہ، ۱۶ر نومبر ۱۹۶۳ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم!

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم ۰ خاتم النبیین ۰ رحمۃ للعالمین ۰

بالمؤمنین رؤف رحیم!

تمہید

قادیانی تحریک کے متعلق مرشدی ومولائی حضرت الیاس برنیؒ کی مشہور تالیف "قادیانی مذہب" تحقیق کے اعتبار سے سند مانی جاتی ہے۔ ترتیب وتہذیب کے اعتبار سے بے نظیر تسلیم کی جاتی ہے اور جامعیت کے اعتبار سے قادیانیت کی "انسائیکلوپیڈیا" کہلاتی ہے۔ قادیانی تحریک کیا ہے۔ اس کا مقصد ومنشاء کیا ہے۔ انجام کیا ہے اور مسلمانوں کو اس سے ہوشیار رہنے کی کس درجہ ضرورت ہے۔

قادیانی لٹریچر کی خصوصیات

قادیانیت تمام تر تحریف وتدلیس کا عبرت ناک کرشمہ ہے۔ جس نے مرزا قادیانی کو نبی رسول بنادیا۔ مزعومہ قادیانی وحی کو قرآنی وحی کے ہم پلہ بنادیا اور خود قادیان کو مکہ معظمہ کے ہم مرتبہ بنادیا۔ بلکہ قادیان کو قرآن میں لکھا ہوا کشفاً مرزا قادیانی نے دیکھ لیا۔ قادیانی لٹریچر کی خصوصیات ہیں۔ طول کلام، التباس وابہام، لفظی ہیر پھیر، اختلاف کے ڈھیر، کہیں اقرار، کہیں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

انکار، کہیں دعویٰ، کہیں فرار، پراگندہ تکرار، سخن سازی کی بھرمار، تاویلات کے انبار، بحیثیت مجموعی قادیانی لٹریچر ایک بھول بھلیاں بن گیا۔ قرآن میں، حدیث میں، تفسیر میں، اکابر امت کی تصانیف میں کس خوبی اور کس بے باکی سے کتر بیونت کی گئی۔ تب کہیں اس مذہب کی صورت پیدا ہوسکی۔ اگر اس کا نام ہی کتر بیونت رکھ دیا جائے تو اسم با مسمّٰی ہوگا۔ اسی وقت کے مدنظر مولانا محمد الیاس برنیؒ نے مرزا قادیانی اور ان کے خلفاء اور قادیانی اکابر کی کتابوں کا مطالعہ کر کے ان کے اصول و مسائل کو محاسبہ کے طور پر کتاب ''قادیانی مذہب'' کے نام سے شائع فرمادیا کہ دنیا پر قادیانیت کا پول کھل گیا۔

اسلام میں اخوت و اتحاد کی جس قدر تعلیم و تاکید ہے۔ کسی دوسرے مذہب میں اس کی نظیر نہیں ملتی۔ حالات زمانہ بھی سخت متقاضی ہیں کہ مسلمان آپس میں متفق و متحد ہو جائیں۔ فرقوں کی تفریق گھٹائیں۔ بلکہ ہو سکے تو تفریق مٹائیں۔ اللہ ایک، رسول ایک، قرآن ایک، یہی اساس دین ہیں۔ سب مسلمان اسلام کے نام پر ایسے متحد ہو جائیں کہ قرآن کے لحاظ سے گویا فولاد کی دیوار بن جائیں۔ لیکن قادیانیت کی کارگذاری ملاحظہ فرمایئے۔ ایک نبی رسول کھڑا کیا۔ قرآن کریم کے پہلو بہ پہلو وحی کا دروازہ کھولا۔ تمام مسلمانان عالم کو کافر قرار دیا۔ سیاسیات میں قدم جمایا اور اسلامی ممالک میں ریشہ دوانی شروع کی۔ خلاصہ یہ کہ قادیانیت نے اسلام اور مسلمانوں کے واسطے انشقاق و افتراق کا خطرۂ عظیم پیدا کر دیا تھا۔ لیکن خدا کا شکر ہے کہ مولانا الیاس برنیؒ نے اپنی تالیفات کے ذریعہ قادیانیت کو دنیا کے سامنے بے نقاب کر دیا اور مسلمان ہوشیار ہو گئے۔ قادیانی تحریک سے متعلق حضرت کی ضخیم تالیفات عرصہ سے کم یاب ہیں۔ احباب کا تقاضا ہوا کہ قادیانی مذہب سے متعلق اہم معلومات کا ایک خلاصہ مرتب ہو جائے تاکہ عوام و خاص کو بہ یک نظر قادیانیت کے چہرے کے خدوخال نظر آجائیں۔ چنانچہ ''آئینہ قادیانیت'' پیش ہے۔ اس رسالہ کی ترتیب میں بیشتر مولانا برنیؒ کی تالیفات سے مدد لی گئی ہے۔ آئندہ بھی حسب ضرورت انشاء اللہ سلسلہ وار رسالے پیش ہوتے رہیں گے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسلام اور مسلمانوں کو داخلی و خارجی شر و فساد سے محفوظ رکھے۔ آمین!

خادم: عبدالحلیم الیاسی، ایم۔اے

۱۳۸ر مسجد پیر پاشا بیرون دروازہ دبیر پورہ حیدرآباد (بھارت)

بروز پیر مورخہ ۲۳ر جمادی الثانی ۱۳۸۳ھ، بمطابق ۱۱ر نومبر ۱۹۶۳ء

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

باب اوّل ..... مرزا قادیانی کی جسمانی و دماغی صحت

مرزا غلام احمد قادیانی کی جسمانی اور دماغی صحت بہت خراب رہتی تھی۔ چنانچہ ملاحظہ ہو:

۱.....دائم المرض

''میں ایک دائم المرض آدمی ہوں..... ہمیشہ دردسر اور دوران سر اور کمی خواب، تشنج، دل کی بیماری دورہ کے ساتھ آتی ہے۔ بیماری ذیابیطس ہے کہ ایک مدت سے دامن گیر ہے اور بعض اوقات سو سو دفعہ رات کو یا دن کو پیشاب آتا ہے۔''

(ضمیمہ اربعین نمبر ۳ ص ۴، ۵، خزائن ج ۱۷ ص ۴۷۰، ۴۷۱)

۲.....مراق اور کثرت بول

''دیکھو میری بیماری کی نسبت بھی آنحضرت ﷺ نے پیش گوئی کی تھی جو اس طرح وقوع میں آئی۔ آپ نے فرمایا تھا کہ مسیح آسمان پر سے جب اترے گا تو دو زرد چادریں اس نے پہنی ہوئی ہوں گی۔ تو اس طرح مجھ کو دو بیماریاں ہیں۔ ایک اوپر کے دھڑ کی اور ایک نیچے کے دھڑ کی۔ یعنی مراق اور کثرت بول۔''

(مندرجہ رسالہ تشحیذ الاذہان ص ۵ نمبر ۲ ج ۱، اخبار بدر قادیان ج ۲ نمبر ۲۳ مورخہ ۷ر جون ۱۹۰۶ء)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا معجزہ تھا کہ بیماروں کو تندرست بلکہ مردوں کو زندہ کرتے تھے۔ لیکن مسیح موعود یعنی بزعم خود مرزا قادیانی کی نشانی خود امراض ہیں۔ خاص کر مراق اور کثرت بول۔

مژدہ باد اے مرگ عیسیٰ آپ ہی بیمار ہے

۳.....ہسٹریا

''ڈاکٹر محمد اسماعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ میں نے کئی مرتبہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے سنا ہے کہ مجھے ہسٹریا ہے۔ بعض وقت آپ مراق بھی فرمایا کرتے تھے۔ لیکن دراصل بات یہ ہے کہ آپ کو دماغی محنت اور شبانہ روز مشقت کی وجہ سے بعض ایسی عصبی علامات پیدا ہو جایا کرتی تھیں جو ہسٹریا کے مریضوں میں بھی عموماً دیکھی جاتی ہیں۔ مثلاً کام کرتے کرتے ایک دم ضعف ہو جانا، چکروں کا آنا، ہاتھ پاؤں کا سرد ہو جانا، گھبراہٹ کا دورہ ہو جانا۔ ایسا معلوم ہوتا کہ ابھی دم نکلتا ہے۔ یا کسی تنگ جگہ یا بعض اوقات زیادہ آدمیوں میں گھر کر بیٹھنے سے دل کا پریشان ہونا۔ وغیر ذالک!'' (سیرۃ المہدی حصہ دوم ص ۵۵، روایت نمبر ۳۶۹)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

''ہسٹریا کا بیمار جس کو اختناق الرحم کہتے ہیں۔ چونکہ عام طور پر یہ مرض عورتوں میں زیادہ ہوتا ہے۔ اس لئے اس کو رحم کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ ورنہ مردوں میں بھی یہ مرض ہوتا ہے۔ جن کو یہ مرض ہو ان کو مراقی کہتے ہیں۔'' (اخبار قادیان ج ۱۰ نمبر ۸۴، مورخہ ۱۳ اپریل ۱۹۲۳ء)

۴.....خاندانی اثرات

''بیان کیا مجھ سے والدہ صاحبہ نے کہ حضرت مرزا صاحب کے ایک حقیقی ماموں تھے۔ جن کا نام مرزا جمعیت بیگ تھا۔ ان کے ہاں ایک لڑکا اور ایک لڑکی ہوئی اور ان کے دماغ میں کچھ خلل آ گیا تھا۔'' (سیرۃ المہدی حصہ اول ص ۲۲۵، روایت نمبر ۲۱۲)

''مراق کے اسباب میں سے سب سے بڑا سبب ورثہ میں ملا ہوا طبعی میلان اور عصبی کمزوری ہے۔ عصبی امراض ہمیشہ ورثہ میں ملتے ہیں اور لمبے عرصے تک خاندان میں چلتے ہیں۔''

(بیاض حکیم نورالدین جلد اول منقول از اخبار پیغام صلح مورخہ یکم دسمبر ۱۹۴۸ء)

۵.....مراق کی ماہیت

''مالیخولیا کی ایک قسم ہے جسے مراق کہتے ہیں۔ یہ مرض تیز سودا سے جو معدہ میں جمع ہوتا ہے پیدا ہوتا ہے اور جس عضو میں یہ مادہ جمع ہو جاتا ہے۔ اس سے سیاہ بخارات اڑ کر دماغ کی طرف چڑھتے ہیں۔'' (شرح الاسباب والعلامات امراض راس مالیخولیا مصنفہ علامہ برہان الدین نفیس)

۶.....مراق کے اسباب

''اکثر یہ مرض (مراق) تنہا رہنے یا زیادہ خوض علم میں کرنے یا محنت شدید یا ریاضت شدید یا مجاہدۂ نفس سے پیدا ہوتا ہے۔'' (تذکرۃ الوفاق فی علاج المراق ص ۶۰)

۷.....علامات مرض

''مریض ہمیشہ ست و متفکر رہتا ہے۔ اس میں خودی کے خیالات پیدا ہو جاتے ہیں۔ ہر بات میں مبالغہ کرتا ہے۔ بھوک نہیں لگتی، کھانا ٹھیک طور پر ہضم نہیں ہوتا۔''

(مخزن حکمت مصنفہ شمس الاطباء حکیم ڈاکٹر غلام جیلانی طبع دوم)

''بعض مریضوں میں گاہے گاہے یہ فساد اس حد تک پہنچ جاتا ہے کہ وہ اپنے آپ کو غیب داں سمجھتا ہے اور اکثر ہونے والے امور کی پہلے ہی خبر دے دیتا ہے..... اور بعض میں یہ فساد یہاں تک ترقی کر جاتا ہے کہ اس کو یہ خیال ہوتا ہے کہ میں فرشتہ ہوں۔''

(شرح الاسباب والعلامات امراض راس مالیخولیا مصنفہ علامہ برہان الدین نفیس)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

''مریض کے اکثر اوہام اس کام سے متعلق ہو جاتے ہیں جس میں مریض زمانہ صحت میں مشغول رہا ہو۔ مثلاً مریض صاحب علم ہو تو پیغمبری اور معجزات و کرامات کا دعویٰ کر دیتا ہے۔ خدائی کی باتیں کرتا ہے اور لوگوں کو اس کی تبلیغ کرتا ہے۔'' (اکسیر اعظم ج ا ص ۱۸۸)

۸.....ہسٹریا اور دعویٰ الہام

''ایک مدعی الہام کے متعلق اگر یہ ثابت ہو جائے کہ اس کو ہسٹریا یا مالیخولیا یا مرگی کا مرض تھا تو اس کے دعویٰ کی تردید کے لئے کسی اور ضرب کی ضرورت نہیں رہتی۔ کیونکہ یہ ایک ایسی چوٹ ہے جو اس کی صداقت کی عمارت کو بیخ و بن سے اکھاڑ دیتی ہے۔''

(مندرجہ رسالہ ریویو آف ریلیجنز قادیان بابت ماہ اگست ۱۹۲۶ء)

۹.....خبیث چیزیں

''ایک دفعہ مجھے ایک دوست نے یہ صلاح دی کہ ذیابیطس کے لئے افیون مفید ہوتی ہے۔ پس علاج کی غرض سے مضائقہ نہیں کہ افیون شروع کر دی جائے۔ میں نے جواب دیا کہ آپ نے بڑی مہربانی کی کہ ہمدردی فرمائی۔ لیکن اگر میں ذیابیطس کے لئے افیون کھانے کی عادت کر لوں تو میں ڈرتا ہوں کہ لوگ ٹھٹھا کر کے یہ نہ کہیں کہ پہلا مسیح تو شرابی تھا اور دوسرا افیونی۔ پس اس طرح جب میں نے خدا پر توکل کیا تو خدا نے مجھے ان خبیث چیزوں کا محتاج نہیں کیا۔''

(نسیم دعوت ص ۶۹، خزائن ج ۱۹ ص ۴۳۴)

توکل کی بات تو عامۃ الناس کو سنانے کی چیز تھی۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ مرزا قادیانی نہ صرف افیون بلکہ ٹانک وائن (مقوی شراب) اور سنکھیا بھی استعمال فرماتے تھے اور لطف یہ کہ اپنے مریدان خاص کو باور کراتے تھے کہ افیون جسے خود انہوں نے خبیث چیز لکھا ہے۔ اسے شریک کر کے دوا کا نسخہ انہوں نے خدا تعالیٰ کی ہدایت کے تحت تیار کرایا ہے۔ چنانچہ مرزا قادیانی کے صاحبزادہ کا ارشاد ملاحظہ ہو:

۱۰.....افیون کا استعمال

''افیون دواؤں میں اس کثرت سے استعمال ہوتی ہے کہ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) فرمایا کرتے تھے کہ بعض اطباء کے نزدیک وہ نصف طب ہے۔ پس دواؤں کے ساتھ افیون کا استعمال بطور دوا نہ کہ بطور نشہ کسی رنگ میں بھی قابل اعتراض نہیں..... حضرت مسیح

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

(مرزا قادیانی) نے تریاق الٰہی دوا خدا تعالیٰ کی ہدایت کے ماتحت بنائی اور اس کا ایک بڑا جز افیون تھا اور یہ دوا کسی قدر اور افیون کی زیادتی کے بعد حضرت خلیفہ اوّل (حکیم نورالدین صاحب) کو حضور (مرزا قادیانی) چھ ماہ سے زائد تک دیتے رہے اور خود بھی وقتاً فوقتاً مختلف امراض کے دوروں کے وقت استعمال کرتے رہے۔"

(مندرجہ اخبار الفضل قادیان ج ۱۷ نمبر ۶ مورخہ ۱۹ر جولائی ۱۹۲۹ء)

۱۱.....ٹانک وائن کی فرمائش

اخویم حکیم محمد حسین صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

اس وقت میاں یار محمد بھیجا جاتا ہے۔ آپ اشیاء خریدنی خود خرید دیں اور ایک بوتل ٹانک وائن کی پلومر کی دکان سے خرید دیں۔ مگر ٹانک وائن چاہئے۔ اس کا لحاظ رہے۔ باقی خیریت ہے۔ والسلام!

مرزا غلام احمد عفی عنہ

(خطوط امام بنام غلام ص ۵، مجموعہ مکتوبات مرزا غلام احمد قادیانی بنام حکیم محمد حسین قریشی)

۱۲.....ٹانک وائن کا فتویٰ

ٹانک وائن کے متعلق قادیانی فتویٰ قابل ملاحظہ ہے: "پس ان حالات میں اگر حضرت مسیح موعود برانڈی اور رم کا استعمال بھی اپنے مریدوں سے کرواتے یا خود بھی مرض کی حالت میں کر لیتے تو وہ خلاف شریعت نہ تھا۔ چہ جائیکہ ٹانک وائن جو ایک دوا ہے۔ اگر اپنے خاندان کے کسی ممبر یا دوست کے لئے جو کسی لمبے مرض سے اٹھا ہو اور کمزور ہو یا بالفرض محال خود اپنے لئے بھی منگوائی ہو اور استعمال بھی کی ہو تو اس میں کیا حرج ہو گیا۔ آپ کو ضعف کے دورے شدید پڑتے تھے کہ ہاتھ پاؤں سرد ہو جاتے تھے۔ نبض ڈوب جاتی تھی۔ میں نے خود ایسی حالت میں آپ کو دیکھا ہے۔ نبض کا پتہ نہیں ملتا تھا تو اطباء یا ڈاکٹروں کے مشورے سے آپ نے ٹانک وائن کا استعمال اندریں حالات کیا ہو تو عین مطابق شریعت ہے۔ آپ تمام تمام دن تصنیفات کے کام میں لگے رہتے تھے۔ راتوں کو عبادت کرتے تھے۔ بڑھاپا بھی تھا تو اندریں حالات بطور علاج پی بھی لی ہو تو کیا قباحت لازم آ گئی۔"

(اخبار پیغام صلح ج ۲۳ نمبر ۱۵ مورخہ ۴ر مارچ ۱۹۳۵ء، ج ۲۳ نمبر ۶۵، مورخہ ۱۱ر اکتوبر ۱۹۳۵ء)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اوپر کی تحریروں سے ظاہر ہے کہ مرزا قادیانی کی جسمانی اور دماغی صحت کی کیا کیفیت تھی۔ دیگر عوارض کے علاوہ ہسٹریا اور مراق کی بیماریوں میں مبتلا تھے اور ان بیماریوں کے مریض کی جو ذہنی کیفیت ہوتی ہے۔ اس کا حال اکابر اطباء کی تحریرات سے اوپر درج ہو چکا ہے۔ ان امراض کے ساتھ افیون اور ٹانک وائن کے استعمال سے اس ذہنی کیفیت کو جو تقویت ملی۔ اس نے دو آتشہ کا کام کیا۔ جس کے نتائج مختصراً آئندہ اوراق میں قابل ملاحظہ ہیں۔ دعوؤں کی شکل میں۔

۱۳.....حیض بچہ ہو گیا

''اسی طرح میری کتاب (اربعین نمبر۴ ص۱۹ حاشیہ، خزائن ج۱۷ ص۴۵۲) میں بابو الٰہی بخش صاحب کی نسبت یہ الہام ہے۔ یعنی بابو الٰہی بخش چاہتا ہے کہ تیرا حیض دیکھے یا کسی پلیدی اور ناپاکی پر اطلاع پائے۔ مگر خدائے تعالیٰ تجھے اپنے انعامات دکھائے گا۔ جو متواتر ہوں گے۔ تجھ میں حیض نہیں بلکہ وہ بچہ ہو گیا ہے۔ ایسا بچہ جو بمنزلہ اطفال اللہ کے ہے۔''

(تتمہ حقیقت الوحی ص۱۴۳، خزائن ج۲۲ ص۵۸۱)

۱۴.....مرزا قادیانی کا حمل

''حضرت مسیح موعود نے ایک موقع پر اپنی حالت یہ ظاہر فرمائی کہ کشف کی حالت آپ پر اس طرح طاری ہوئی کہ گویا آپ عورت ہیں اور اللہ تعالیٰ نے رجولیت کی قوت (مردی کے فعل) کا اظہار فرمایا ہے۔'' (ٹریکٹ نمبر۳۴، اسلامی قربانی ص۱۲)

''مریم کی طرح عیسیٰ کی روح مجھ میں نفخ کی گئی اور استعارہ کے رنگ میں مجھے حاملہ ٹھہرایا گیا اور آخر کئی مہینے کے بعد جو دس مہینے سے زیادہ نہیں بذریعہ اس الہام..... مجھے مریم سے عیسیٰ بنایا گیا۔ پس اس طور سے میں ابن مریم ٹھہرا۔'' (کشتی نوح ص۴۷، خزائن ج۱۹ ص۵۰)

۱۵.....قادیانیت میں خدا کا تصور

''قیوم العالمین (اللہ تعالیٰ) ایک ایسا وجود اعظم ہے جس کے بیشمار ہاتھ بے شمار پیر اور ہر ایک عضو اس کثرت سے ہے کہ تعداد سے خارج اور لا انتہاء عرض و طول رکھتا ہے اور تینڈوے کی طرح اس وجود اعظم کی تاریں بھی ہیں جو صفحہ ہستی کے تمام کناروں تک پھیل رہی ہیں اور کشش کا کام دے رہی ہیں۔ یہ وہی اعضاء ہیں جن کا دوسرے لفظوں میں عالم نام ہے۔ جب قیوم عالم کوئی حرکت جزوی یا کلی کرے گا تو اس حرکت کے ساتھ اس کے اعضاء میں حرکت پیدا ہو جانا ایک لازمی امر ہوگا۔'' (توضیح المرام ص۷۵، خزائن ج۳ ص۹۰)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

"انت منی بمنزلة ولدی تو مجھ سے بمنزلہ میرے فرزند کے ہے۔"

(حقیقت الوحی ص ۸۶، خزائن ج ۲۲ ص ۸۹)

"اسمع ولدی اے میرے بیٹے سن۔" (البشریٰ ج ۱ ص ۳۹)

"انت من ماء نا وھم من فشل تو ہمارے پانی میں سے ہے اور وہ لوگ بزدلی سے۔" (انجام آتھم ص ۵۵، ۵۶، خزائن ج ۱۱ ص ۵۵، ۵۶)

میں اسباب کے ساتھ اچانک تیرے پاس آؤں گا۔ خطا کروں گا اور بھلائی کروں گا۔ اللہ تعالیٰ نے مرزا قادیانی سے کہا: "میں نماز پڑھوں گا اور روزہ رکھوں گا۔ جاگتا ہوں اور سوتا ہوں۔" (البشریٰ ج ۲ ص ۷۹)

باب دوم ..... مرزا قادیانی کے معاملات

مرزا قادیانی کے بچپن اور جوانی کے جو واقعات مستند ذرائع سے ہم تک پہنچے ہیں۔ ان میں سے چند واقعات مختصراً یہاں نقل کئے جاتے ہیں۔ جن سے اندازہ ہوگا کہ ان کے عادات واطوار کیسے تھے اور ان کی دیانت وامانت داری کا کیا معیار تھا۔

۱.....جیبوں میں نمک

"بیان کیا مجھ سے والدہ نے کہ ایک دفعہ حضرت (مرزا قادیانی) سناتے تھے کہ جب میں بچہ تھا تو ایک دفعہ بعض بچوں نے مجھ سے کہا کہ جاؤ گھر سے میٹھا لاؤ۔ میں گھر آیا اور بغیر کسی سے پوچھنے کے ایک برتن میں سے سفید بورا (شکر) اپنی جیبوں میں بھر کر باہر آ گیا اور راستہ میں ایک مٹھی بھر کر منہ میں ڈال لی۔ بس پھر کیا تھا۔ میرا دم رک گیا اور بڑی تکلیف ہوئی۔ چونکہ معلوم ہوا کہ جسے میں سفید بورا سمجھ کر جیبوں میں بھرا تھا وہ بورا نہ تھا بلکہ پسا ہوا نمک تھا۔"

(سیرۃ المہدی حصہ اوّل ص ۲۴۴، روایت نمبر ۲۴۴)

۲.....روپیہ اڑانا

"بیان کیا مجھ سے حضرت والدہ صاحبہ نے کہ ایک دفعہ اپنی جوانی کے زمانے میں حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) تمہارے دادا کی پنشن وصول کرنے گئے تو پیچھے پیچھے مرزا امام الدین بھی چلے گئے۔ جب آپ نے پنشن وصول کر لی تو وہ آپ کو پھسلا کر اور دھوکہ دے کر بجائے قادیان لانے کے باہر لے گیا اور ادھر ادھر پھرتا رہا۔ پھر جب آپ (مرزا قادیانی) نے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سارا روپیہ اڑا کر ختم کر دیا تو آپ کو چھوڑ کر کہیں اور چلا گیا۔ حضرت مسیح موعود اس شرم سے واپس گھر نہیں آئے۔ (شرم سے یا ڈر سے۔ للمؤلف) اور چونکہ تمہارے دادا کا منشا رہتا تھا کہ آپ کہیں ملازم ہو جائیں۔ اس لئے آپ سیالکوٹ شہر میں ڈپٹی کمشنر کی کچہری میں قلیل تنخواہ پر ملازم ہو گئے۔ (یعنی پندرہ روپیہ ماہوار پر۔ للمؤلف)"

"والدہ صاحبہ بیان کرتی ہیں کہ حضرت صاحب فرماتے تھے کہ ہمیں چھوڑ کر امام الدین ادھر ادھر پھرتا رہا۔ آخر اس نے چارے کے ایک قافلہ پر ڈاکہ مارا اور پکڑا گیا۔ مگر مقدمہ میں رہا ہو گیا۔ حضرت صاحب فرماتے تھے کہ معلوم ہوتا ہے اللہ تعالیٰ نے ہماری وجہ سے ہی اسے قید سے بچا لیا۔ ورنہ خواہ وہ خود کیسا ہی آدمی تھا۔ ہمارے مخالف یہی کہتے کہ ان کا ایک چچازاد بھائی جیل خانہ میں رہ چکا ہے۔ (گویا مرزا قادیانی کا روپیہ اڑانا اور امام الدین کا ڈاکہ مارنا تو کوئی عیب ہی نہ تھا۔ للمؤلف)" (سیرۃ المہدی حصہ اوّل ص ۴۴، روایت نمبر ۴۹)

دعویٰ نبوت سے پہلے مرزا قادیانی کی جو مالی حالت تھی اور اس کے بعد مریدوں کے چندوں سے دولت وثروت میں جو اضافہ ہوا۔ اس کا حال مرزا قادیانی خود اس طرح بیان کرتے ہیں: "ہماری معاش اور آرام کا تمام دارومدار ہمارے والد صاحب کی محض ایک مختصر آمدنی پر تھا..... مجھے اپنی حالت پر خیال کر کے اس قدر بھی امید نہ تھی کہ دس روپیہ ماہوار بھی آئیں گے۔ مگر خدا تعالیٰ جو غریبوں کو خاک سے اٹھاتا ہے اور متکبروں کو خاک میں ملاتا ہے۔ اس نے میری دستگیری کی کہ میں یقیناً کہہ سکتا ہوں کہ اب تک تین لاکھ کے قریب روپیہ آ چکا ہے..... اگر اس میرے بیان کا اعتبار نہ ہو تو بیس برس کی ڈاک کے سرکاری رجسٹروں کو دیکھو معلوم ہو کہ کس قدر آمدنی کا دروازہ اس تمام مدت میں کھولا گیا ہے۔ حالانکہ یہ آمدنی صرف ڈاک کے ذریعہ تک محدود نہیں رہی۔ بلکہ ہزارہا روپیہ کی آمدنی اس طرح بھی ہوتی ہے کہ لوگ خود قادیان آ کر دیتے ہیں اور نیز ایسی آمدنی جو لفافوں میں نوٹ بھیجے جاتے ہیں۔" (حقیقت الوحی ص ۲۱۱، ۲۱۲، خزائن ج ۲۲ ص ۲۲۱، ۲۲۲)

مرزا قادیانی کو مریدوں سے جو آمدنی ہوتی تھی۔ اسے وہ اپنے اہل وعیال پر بھی خرچ کرتے تھے اور بے دریغ صرف کرتے تھے۔ لیکن جب مرزا قادیانی کی آمدنی پر انکم ٹیکس لگایا گیا تو مرزا قادیانی نے تحصیلدار بٹالہ ضلع گورداسپور کے سامنے صاف بیان دے دیا کہ مریدوں سے ان کو جو آمدنی ہوتی ہے وہ ان کے ذاتی خرچ میں نہیں آتی۔ اس کی تفصیل ذیل میں ملاحظہ ہو: "اب ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ مہدی مسعود (مرزا غلام احمد قادیانی) اپنی زندگی میں اپنے اہل وعیال اور

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اقارب کو اسی آمدنی میں سے خرچ دیتے تھے جو جماعت کی طرف سے آپ کی خدمت میں پیش ہوتی تھی یا کسی اور سبیل سے۔ یہ بات ہر شخص جانتا ہے کہ حضور علیہ السلام (مرزا قادیانی) اسی آمد سے خرچ دیا کرتے تھے۔ پس آپ کے بعد انجمن (احمدیہ قادیان) کا فرض ہے کہ ان کو اسی آمد میں سے اسی انداز پر دیں جس طرح حضرت مسیح موعود دیتے تھے۔ کیونکہ انجمن مسیح موعود سے بڑھ کر امین نہیں ہو سکتی۔" (مریدوں کو بھی بہر حال مرزا قادیانی کا معیار امانت برقرار رکھنا لازم تھا۔ للمؤلف) (اظہار حقیقت ص ۱۳ مورخہ ۲۸ رنومبر ۱۹۱۳ء جس کو قادیانیوں کی انجمن انصار اللہ قادیان نے شائع کیا)

ایک اور شہادت ملاحظہ ہو: "لدھیانہ کا ایک شخص تھا۔ جس نے ایک دفعہ مسجد میں مولوی محمد علی صاحب، خواجہ کمال الدین صاحب اور شیخ رحمت اللہ صاحب کے سامنے کہا کہ جماعت مقروض ہو کر اور بیوی بچوں کا پیٹ کاٹ کر چندہ بھیجتی ہے۔ مگر یہاں بیوی صاحبہ (مرزا قادیانی کی بیوی) کے زیورات اور کپڑے بن جاتے ہیں اور ہوتا ہی کیا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جب اس کا علم ہوا تو آپ نے فرمایا اس پر حرام ہے کہ وہ ایک حبہ بھی سلسلہ کے لئے بھیجے اور پھر دیکھے کہ خدا کے سلسلہ کا کیا بگاڑ سکتا ہے اور آپ نے فرمایا کہ اس سے کبھی چندہ نہ لیا جائے۔ حالانکہ وہ پرانا احمدی تھا اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعویٰ سے بھی پہلے آپ سے تعلق رکھتا تھا۔" (جب ہی تو بے تکلفی کا مزا چکھا۔ للمؤلف)

(الفضل قادیان ج ۲۶ نمبر ۲۰۰، مورخہ ۳۱ راگست ۱۹۳۸ء)

مزید شہادت ملاحظہ ہو:

۳.....خانگی زندگی

"اور جس روز مسجد کے چندہ کے واسطے کڑیانوالے کی طرف جا رہے تھے اور جناب نواب خان صاحب تحصیلدار کے تانگے پر ہم تینوں سوار تھے۔ کوچوان اور خواجہ کمال الدین آگے تھے۔ میں (یعنی سید سرور شاہ صاحب اور جناب محمد علی صاحب) پچھلی سیٹ پر بیٹھے ہوئے تھے۔ تو خواجہ صاحب نے یہ فرما کر کہ راستہ باتوں میں طے ہوا کرتا ہے اور میرا ایک سوال ہے جس کا جواب مجھے نہیں آتا۔ میں اسے پیش کرتا ہوں۔ آپ جواب دیں۔ سوال شروع کیا۔ صحیح اور یقینی مضمون اس کا یہ تھا۔ پہلے ہم اپنی عورتوں کو یہ کہہ کر کہ انبیاء اور صحابہ والی زندگی اختیار کرنی چاہئے کہ وہ کم اور خشک کھاتے اور خشن پہنتے تھے اور باقی بچا کر اللہ کی راہ میں دیا کرتے تھے۔ اسی طرح ہم کو بھی کرنا چاہئے۔ غرض ایسے وعظ کر کے روپیہ بچاتے تھے اور پھر وہ قادیان بھیجتے تھے۔ لیکن جب

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہماری بیبیاں خود قادیان گئیں۔ وہاں انہوں نے اچھی طرح وہاں کا حال معلوم کیا تو واپس آ کر ہمارے سر چڑھ گئیں کہ تم بڑے جھوٹے ہو۔ ہم نے قادیان میں جا کر خود انبیاء اور صحابہ کی زندگی کو دیکھ لیا ہے۔ جس قدر آرام کی زندگی اور تعیش وہاں پر عورتوں کو حاصل ہے۔ اس کا عشر عشیر بھی باہر نہیں۔ حالانکہ ہمارا روپیہ اپنا کمایا ہوا ہوتا ہے اور ان کے پاس جو روپیہ جاتا ہے وہ قومی اغراض کے لئے قومی روپیہ ہوتا ہے۔ لہٰذا تم جھوٹے ہو جو جھوٹ بول کر عرصہ دراز تک ہم کو دھوکہ دیتے رہے اور آئندہ ہم ہرگز تمہارے دھوکہ میں نہ آویں گی۔ پس اب وہ ہم کو روپیہ نہیں دیتیں کہ ہم قادیان بھیجیں۔ اس پر خواجہ (کمال الدین) صاحب نے خود ہی فرمایا تھا کہ ایک جواب تم لوگوں کو دیا کرتے ہو۔ مگر تمہارا وہ جواب میرے آگے نہیں چل سکتا۔ کیونکہ میں خود واقف ہوں اور پھر بعض زیورات اور بعض کپڑوں کی خرید کا مفصل ذکر کیا..... ان اعتراضات کے باعث مجھے ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ غضب خدا نازل ہو رہا ہے اور میں متواتر دعاء میں مشغول تھا۔ بار بار جناب الٰہی میں یہ عرض کرتا تھا کہ مولا کریم میں اس قسم کی باتوں کے خلاف ہوں۔ اس مجلس سے علیحدہ ہو جاتا مگر مجبور ہوں۔ بس تیرا غضب جو نازل ہو رہا ہے اس سے مجھے بچانا۔" (کشف الاختلاف ص ۱۳)

مرزا قادیانی اس آمدنی پر اپنا حق اس لئے سمجھتے تھے کہ وہ خود ذریعۂ آمدنی ہیں اور اگر وہ خود علیحدہ ہو جائیں تو سب آمدنی بند ہو جائے۔ چنانچہ ملاحظہ ہو:

۴..... مالی مناقشے

"باقی آپ سے (یعنی مولوی حکیم نورالدین قادیانی خلیفہ اوّل سے) میں (یعنی میاں محمود احمد ابن مرزا غلام احمد قادیانی) یہ بھی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ ابتلاء اگر حضرت (مرزا قادیانی) زندہ رہتے تو ان کے عہد میں بھی آتا۔ کیونکہ یہ لوگ (یعنی خواجہ کمال الدین اور مولوی محمد علی لاہوری) اندر ہی اندر تیاری کر رہے تھے۔ چنانچہ نواب صاحب نے بتایا کہ ان سے انہوں نے کہا کہ اب وقت آ گیا ہے کہ حضرت (مرزا قادیانی) سے حساب لیا جائے۔ چنانچہ حضرت صاحب نے اپنی وفات سے پہلے جس دن وفات ہوئی اسی دن بیماری سے کچھ ہی پہلے کہا کہ خواجہ (کمال الدین) صاحب اور مولوی محمد علی صاحب وغیرہ مجھ پر بدظنی کرتے ہیں کہ میں قوم کا روپیہ کھا جاتا ہوں۔ ان کو ایسا نہ کرنا چاہئے۔ ورنہ انجام اچھا نہ ہوگا۔ چنانچہ آپ نے فرمایا کہ آج خواجہ صاحب، مولوی محمد علی کا ایک خط لے کر آئے اور کہا کہ مولوی محمد علی نے لکھا ہے کہ لنگر کا خرچ تو تھوڑا سا ہوتا ہے۔ باقی ہزاروں روپیہ جو آتا ہے وہ کہاں جاتا ہے اور گھر میں آ کر آپ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نے بہت غصہ ظاہر کیا کہ کیا یہ لوگ ہم کو حرام خور سمجھتے ہیں۔ ان کو اس روپیہ سے کیا تعلق۔ اگر آج میں الگ ہو جاؤں تو سب آمدنی بند ہو جائے۔

پھر خواجہ صاحب نے ایک اور ڈیپوٹیشن کے موقعہ پر جو عمارت مدرسہ کا چندہ لینے گیا تھا۔ مولوی محمد علی سے کہا کہ حضرت (مرزا قادیانی) آپ تو خوب عیش و آرام سے زندگی بسر کرتے ہیں اور ہمیں یہ تعلیم دیتے ہیں کہ اپنے خرچ گھٹا کر بھی چندہ دو۔ جس کا جواب مولوی محمد علی نے یہ دیا کہ ہاں اس کا انکار تو نہیں ہو سکتا۔ مگر بشریت ہے۔ کیا ضرور میرا ان باتوں کے لکھنے سے یہ مطلب تھا کہ یہ ابھی بات شروع نہیں ہوئی۔ بلکہ حضرت اقدس کے زمانے سے ہے۔ وہ (یعنی مرزا قادیانی) لنگر کا چندہ اپنے پاس رکھتے تھے۔ آپ نے وہ بھی ان کے (یعنی خواجہ صاحب وغیرہ) کے حوالے کر دیا۔ اب ان کو خیال سوجھا کہ چلو اور بھی سب کچھ چھینو۔ باقی رہا ان کا تقویٰ وہ تو ان کے بلوں اور بجٹوں سے بہت کچھ ظاہر ہو سکتا ہے کہ جس پر شور مچا رہے ہیں وہ کام روزمرہ کرتے ہیں۔" (میاں محمود احمد کا خط بنام مولوی نورالدین خلیفہ اوّل، مندرجہ حقیقت اختلاف ص ۵۰)

اس خط کے آخری فقرہ سے میاں صاحب کی گھبراہٹ جو ان کو اس وجہ سے پیدا ہوئی کہ سب کچھ انجمن کے ہاتھ میں چلا گیا ہے، جا رہا ہے، کسی قدر عیاں ہے۔ حضرت مولوی (نورالدین) کا بھی اسی بڑا قصور قرار دیا گیا ہے کہ انہوں نے لنگر کا چندہ بھی انجمن کے حوالے کر دیا اور اب ان کو خیال سوجھا کہ چلو اور سب کچھ چھینو..... مگر یہ سب کچھ چھین کر ہم کہاں لے جا رہے ہیں۔ کیا اپنی جائیداد بڑھا رہے تھے یا قوم پر ہی صرف کر رہے تھے..... ہاں میاں (محمود احمد) کی ذاتی جائیداد بے شک بہت بڑھ گئی ہے اور مریدوں کے بھی مکانات بن گئے ہیں۔"

(حقیقت اختلاف ص ۲۴)

ان تمام شہادتوں سے ظاہر ہے کہ چندوں کی آمدنی خود مرزا قادیانی کے اہل و عیال اور انتظام خانہ داری پر بھی خرچ ہوتی تھی۔ اب مرزا قادیانی کا وہ بیان ملاحظہ ہو جو انہوں نے عذرداری انکم ٹیکس کی کارروائی میں تحصیل دار بٹالہ کے سامنے دیا تھا۔

۵.....املاک، آمدنی اور خرچ

"اگر میری تائید میں خدا کا فیصلہ نہ ہو تو میں اپنی کل املاک منقولہ و غیر منقولہ جو دس ہزار روپیہ کی قیمت سے کم نہیں ہوگی۔ عیسائیوں کو دے دوں گا۔"

(اشتہار مورخہ ۱۴ر دسمبر ۱۸۹۶ء مندرجہ تبلیغ رسالت ج ۵ ص ۲۴، مجموعہ اشتہارات ج ۲ ص ۲۵۱)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

''مرزا غلام احمد پر امسال سات ہزار دوسو روپیہ اس کی سالانہ آمدنی قرار دے کر ایک سو بیاسی روپیہ اٹھ آنے انکم ٹیکس قرار دیا گیا۔ اس کی عذرداری پر اس کا بیان خاص موقع پر قادیان میں جب کہ کمترین بتقریب دورہ اس طرف گیا، لیا گیا اور تیرہ کس گواہان کی شہادت قلمبند کی گئی۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنے بیان حلفی میں لکھوایا کہ اس کو تعلقہ داری زمین اور باغ کی آمدنی ہے۔ تعلقہ داری کی سالانہ تخمیناً ستاسی روپیہ دس آنے کی۔ زمین کی تخمیناً تین سو روپیہ سالانہ اور باغ کی سالانہ دوسو تین سو روپیہ چار سو روپیہ اور حد درجہ پانسو روپیہ کی آمدنی ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ اس کو کسی اور قسم کی آمدنی نہیں ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے یہ بھی بیان کیا کہ اس کو تقریباً پانچ ہزار دوسو روپیہ سالانہ مریدوں سے اس سال پہنچا ہے۔ ورنہ اوسط سالانہ آمدنی تقریباً چار ہزار روپے کی ہوتی ہے۔ وہ پانچ مدوں میں جن کا اوپر ذکر کیا گیا۔ خرچ ہوتی ہے اور اس کے ذاتی خرچ میں نہیں آتی۔ خرچ اور آمدنی کا حساب باضابطہ کوئی نہیں ہے۔ صرف یادداشت سے تخمیناً لکھوایا ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے یہ بھی بیان کیا کہ اس کی ذاتی آمدنی باغ، زمین اور تعلقہ داری کی اس کے خرچ کے لئے کافی ہے اور اس کو کچھ ضرورت نہیں ہے کہ وہ مریدوں کا روپیہ ذاتی خرچ میں لاوے۔'' (رپورٹ تاج الدین صاحب تحصیلدار بٹالہ ضلع گورداسپور مورخہ ۳۱ر اگست ۱۸۹۸ء، مندرجہ ضرورۃ الامام ص ۴۵، خزائن ج ۱۳ ص ۵۱۶)

پیدائش دولت اور صرف دولت کے متعلق مرزا قادیانی اور ان کے معتبر اکابر، مریدین کے مستند بیانات اوپر درج ہوئے اور انکم ٹیکس افسر کی سرکاری تحقیقات میں مرزا قادیانی نے جو حلفیہ غلط بیانی کی ہے۔ اس سے مرزا قادیانی کا معیار امانت و دیانت اظہر من الشمس ہے۔ قرآن نے تو نبی، رسول کی شان ''صدیق امین'' بیان فرمائی ہے۔ لیکن جناب مرزا قادیانی کے ذاتی بیانات اور ان کے اکابر مریدین کی شہادتوں کے لحاظ سے وہ اس کے برعکس ہیں۔ اللہ تعالیٰ قادیانیوں کو ہدایت نصیب کرے کہ صداقت و امانت کا قرآنی معیار کھل جائے۔ آمین! (للمؤلف)

باب سوم ..... دینی الفاظ کا چکر

مسلمان، قرآن، حدیث، اسلام اور خاتم النبیین

قادیانی فرقہ تقریر و تحریر میں بے تکلف ان الفاظ سے کام لیتا ہے۔ جس سے مسلمان دھوکہ کھاتے ہیں کہ گویا ان کے یہ الفاظ اسلامی اصطلاحات کے عین مطابق ہیں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

۱.....مسلمان کا مفہوم

قادیانی اپنی تحریر وتقریر میں بالعموم مسلمانوں کو مسلمان کہتے ہیں تو مسلمان سمجھتے ہیں کہ قادیانی درحقیقت ان کو مسلمان مانتے ہیں۔ مسلمانوں کے وہم وگمان میں بھی یہ بات نہ آئی کہ زبان پر کچھ ہے اور دل میں کچھ۔ لفظ کچھ ہے اور معنی کچھ۔ چنانچہ لفظ مسلمانوں کی قادیانی تفسیر سنئے اور بے داد کی داد دیجئے۔ (للمؤلف)

چو دور خسروی آغاز کردند
مسلمان را مسلماں باز کردند

(حقیقت الوحی ص ۱۰۷، خزائن ج ۲۲ ص ۱۱۰)

''اس الہامی شعر میں (یہ مرزا قادیانی کا شعر ہے۔ للمؤلف) اللہ تعالیٰ نے مسئلہ کفر واسلام کو بڑی وضاحت کے ساتھ بیان کیا ہے۔ اس میں خدا نے غیر احمدیوں کو مسلمان بھی کہا ہے اور پھر ان کے اسلام کا انکار بھی کیا ہے۔ مسلمان تو اس لئے کہا ہے کہ وہ مسلمان نام سے پکارے جاتے ہیں اور جب تک یہ لفظ استعمال نہ کیا جائے۔ لوگوں کو پتہ نہیں چل سکتا کہ کون مراد ہے۔ مگر ان کے اسلام کا اس لئے انکار کیا گیا ہے کہ وہ اب خدا کے نزدیک مسلمان نہیں ہیں۔ بلکہ ضرورت ہے کہ ان کو پھر نئے سرے سے مسلمان کیا جائے۔ آپ (مرزا غلام احمد قادیانی) نے کہیں کہیں بطور ازالہ کے غیر احمدیوں کے متعلق ایسے الفاظ بھی لکھ دیئے کہ وہ لوگ جو اسلام کا دعویٰ کرتے ہیں۔ جہاں کہیں بھی مسلمان کا لفظ ہو۔ اس سے مدعی اسلام سمجھا جائے نہ کہ حقیقی مسلمان۔''

(کلمۃ الفصل مندرجہ رسالہ ریویو آف ریلیجنز ج ۱۴ نمبر ۳ ص ۱۲۳، ۱۲۶)

''مجھے الہام ہوا ہے کہ جو شخص تیری پیروی نہیں کرے گا اور تیری بیعت میں داخل نہ ہوگا۔ وہ خدا اور رسول کی نافرمانی کرنے والا جہنمی ہے۔''

(معیار الاخیار مندرجہ تبلیغ رسالت ج ۹ ص ۲۷، مجموعہ اشتہارات ج ۲ ص ۲۷۵)

''کل مسلمان جو حضرت مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی) کی بیعت میں شامل نہیں ہوئے۔ خواہ انہوں نے مسیح موعود کا نام بھی نہیں سنا۔ وہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔''

(آئینہ صداقت ص ۳۵)

۲.....ذریۃ البغایا مسلمانوں کو گالیاں

''تلك كتب ينظر اليها كل مسلم بعين المحبة والمودة وينتفع من

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

معارفها ویقبلنی ویصدق دعوتی الاذریة البغایا الذین ختم اللّٰہ علیٰ قلوبھم فھم لا یقبلون ''ان کتابوں کو سب مسلمان محبت کی آنکھ سے دیکھتے ہیں اور ان کے معارف سے فائدہ اٹھاتے ہیں اور مجھے قبول کرتے ہیں اور میری دعوت کی تصدیق کرتے ہیں۔ مگر بدکار رنڈیوں (زناکاروں) کی اولاد جن کے دلوں پر خدا نے مہر کردی ہے وہ تجھے قبول نہیں کرتے۔''

(آئینہ کمالات اسلام ۵۴۷، خزائن ج۵ ص ایضاً)

گویا جو مسلمان مرزا قادیانی کی دعوت کی تصدیق نہ کریں۔ بدکار، رنڈیوں کی اولاد ہیں۔ مرزا قادیانی کی تحریرات میں گالیاں کمیاب نہیں وہ عادت سے مجبور تھے۔ ان گالیوں سے مرزا قادیانی کی اخلاقی و دماغی مرتبت کا صاف اندازہ ہوسکتا ہے کہ کس حد تک ایک شریف انسان ایسے الفاظ استعمال کرسکتا ہے۔ اب قادیانی صاحبان ''بغایا'' کے لفظ کی تاویل کرنے لگے ہیں کہ کہیں مسلمانوں کے دل میں بیٹھ گئی تو بڑی مشکل ہوگی۔ مشہور عربی لغت ''لسان العرب'' میں اس کے معنی ملاحظہ ہوں:

ترجمہ: بغایا باندیوں کو کہتے ہیں۔ کیونکہ بدچلنی ان کا شیوہ تھا۔ پھر کثرت استعمال سے بالآخر اس کا اطلاق بالعموم فاجرات یعنی بدچلن عورتوں پر ہونے لگا۔ خواہ باندیاں ہوں خواہ آزاد۔

پھر قرآن میں سورۂ مریم رکوع ۲ ملاحظہ ہو: ''قالت انیٰ یکون لی غلام ولم یمسسنی بشر ولم اك بغیاً'' مستند ترجمہ شاہ رفیع الدین دہلویؒ یہ ہے: ''(مریم) بولی کہاں سے ہوگا میرا لڑکا اور چھوا نہیں مجھ کو آدمی نے اور کبھی نہ تھی میں بدکار''

اور مفتی اعظم قادیان مولانا سید محمد سرور شاہ قادیانی کا ترجمہ قرآن ملاحظہ ہو: ''اس نے کہا میرے لڑکا کہاں سے ہوگا۔ حالانکہ مجھے کسی نے نہیں چھوا اور نہ میں بدکار تھی۔''

۳.....قرآن

''مجھے اپنی وحی پر ایسا ہی ایمان ہے جیسا کہ توریت اور انجیل اور قرآن کریم پر۔''

(اربعین نمبر۴ ص۱۹، خزائن ج۱۷ ص۴۵۴)

۴.....قادیانی قرآن

''اور خدا کا کلام اس قدر مجھ پر نازل ہوا ہے کہ اگر وہ تمام لکھا جائے تو بیس جزو سے کم نہ ہوگا۔''

(حقیقت الوحی ص۳۹۱، خزائن ج۲۲ ص۴۰۷)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

۵.....حدیث

جب مرزا قادیانی نے اپنے الہامات کو قرآن کے مساوی قرار دے دیا تو پھر ان کے سامنے جو حدیث مفید طلب نظر آئی، قبول کر لی۔ خواہ کتنی ہی ضعیف کیوں نہ ہو اور جو خلاف مطلب نظر آئی رد کر دی۔ خواہ وہ کتنی ہی مستند ہو۔ چنانچہ خود مرزا قادیانی کہتا ہے: ''اور جو شخص حکم ہو کر آیا ہے اس کو اختیار ہے کہ حدیثوں کے ذخیرہ میں سے جس انبار کو چاہے خدا سے علم پا کر قبول کرے اور جس ڈھیر کو چاہے خدا سے علم پا کر رد کر دے۔'' (تحفہ گولڑویہ ص۱۰۱، خزائن ج۱۷ ص۱۵۱)

۶.....اسلام

قرآن و حدیث کا قادیانی قلوب میں جو رتبہ ہے معلوم ہوا۔ اب اسلام کو لیجئے کہ اس کی اشاعت کا قادیانی فرقہ بہت اعلان کرتا رہتا ہے۔ احسان جتاتا ہے۔ لیکن اسلام کا نام ہے۔ قادیانیت کا کام ہے۔ چنانچہ اسلام کے متعلق قادیانی تشریح ملاحظہ ہو:

''عبداللہ کو یکیم نے حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کی زندگی میں ایک مشن قائم کیا۔ بہت سے لوگ مسلمان ہوئے۔ مسٹر ویب نے امریکہ میں ایسی اشاعت شروع کی۔ مگر آپ (یعنی مرزا قادیانی) نے مطلق ان کو ایک پائی کی مدد نہ کی۔ اس کی وجہ یہ کہ جس اسلام میں آپ پر ایمان لانے کی شرط نہ ہو اور آپ کے سلسلہ کا ذکر نہیں اسے آپ اسلام ہی نہیں سمجھتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت خلیفۂ اوّل (حکیم نورالدین) نے اعلان کیا تھا کہ ان کا (یعنی مسلمانوں کا) اسلام اور ہے اور ہمارا (قادیانیوں کا) اسلام اور ہے۔'' (اخبار الفضل قادیان ج۲ نمبر۸۵، مورخہ ۳۱ ستمبر ۱۹۱۴ء)

''ہندوستان سے باہر ہر ایک ملک میں ہم اپنے واعظ بھیجیں۔ مگر میں اس بات کے کہنے سے نہیں ڈرتا کہ اس تبلیغ سے ہماری غرض سلسلۂ احمدیہ کی صورت میں اسلام کی تبلیغ ہو۔ میرا یہی مذہب ہے اور حضرت مسیح موعود کے پاس رہ کر اندر باہر ان سے بھی یہی سنا ہے کہ آپ فرماتے تھے کہ اسلام کی تبلیغ یہی میری تبلیغ ہے۔ پس اس اسلام کی تبلیغ کرو جو مسیح موعود لایا۔''

(منصب خلافت تقریر میاں محمود احمد قادیانی ص۴۰)

۵.....خاتم النبیین

قادیانی جماعت جب خاتم النبیین کا ذکر و اعلان کرتی ہے تو اس کا منشاء اجراء نبوت کا قادیانی عقیدہ ہوتا ہے اور مسلمان ختم نبوت کا اسلامی عقیدہ سمجھ کر قادیانی تقریر و تحریر سے دھوکا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کھاتے ہیں۔ قادیانی فرقہ میں دو جماعتیں ہیں۔ ایک قادیانی جماعت۔ دوسری لاہوری جماعت۔ قادیانی جماعت تو مرزا قادیانی کو عقیدہ کی بناء پر کھلم کھلا نبی رسول مانتی ہے اور ان کے منکر کو کافر قرار دیتی ہے۔ لیکن لاہوری جماعت مرزا قادیانی کو مہدی معہود اور مسیح موعود تو برحق مانتی ہے۔ البتہ مرزا قادیانی کے نبی رسول ہونے کی تاویل کرتی ہے۔ منافقت اور مصلحت کی بناء پر مسلمانوں کو کافر نہیں ٹھہراتی اور ان سے جدا ہونا نہیں چاہتی۔

نبی کریم ﷺ کی ایک خاص شان قرآن کریم نے خاتم النبیین بیان فرمائی ہے۔ مسلمانوں کو تو معلوم ہے کہ رسول اللہ ﷺ پر نبوت ختم ہے۔ چنانچہ مرزا قادیانی بھی ابتداء میں پختگی سے اسی عقیدہ پر قائم تھے۔ لیکن بعد کو جب خود ان کی نبوت کی تحریک شروع ہوئی تو قادیانی تحریک کے تحت طبع آزمائیاں شروع ہوئیں۔ اس کی تفصیل کتاب ''قادیانی مذہب'' میں موجود ہے۔ مختصراً قادیانی تضاد ملاحظہ ہو:

۸.....ختم نبوت پر ایمان

''قرآن شریف میں مسیح ابن مریم کے دوبارہ آنے کا تو کہیں بھی ذکر نہیں۔ لیکن ختم نبوت کا بہ کمال تصریح ذکر ہے اور پرانے یا نئے نبی کی تفریق کرنا یہ شرارت ہے۔ نہ حدیث میں نہ قرآن میں یہ تفریق موجود ہے اور حدیث ''لا نبی بعدی'' میں بھی نفی عام ہے۔ پس یہ کس قدر جرأت اور دلیری اور گستاخی ہے کہ خیالات رکیکہ کی پیروی کر کے نصوص صریحہ قرآن کو عمداً چھوڑ دیا جائے اور خاتم الانبیاء کے بعد ایک نبی کا آنا مان لیا جائے اور بعد اس کے جو وحی نبوت منقطع ہو چکی تھی۔ پھر سلسلہ وحی نبوت کا جاری کر دیا جائے۔ کیونکہ جس میں شان نبوت باقی ہے۔ اس کی وحی بلاشبہ نبوت کی وحی ہوگی۔'' (ایام صلح ص۱۴۶، خزائن ج۱۴ ص۳۹۲، ۳۹۳)

۹.....اجراء نبوت

''اللہ جل شانہٗ نے آنحضرت ﷺ کو صاحب خاتم بنایا۔ یعنی آپ کو افاضۂ کمال کے لئے مہر دی جو کسی اور نبی کو ہرگز نہیں دی گئی۔ اسی وجہ سے آپ کا نام خاتم النبیین ٹھہرا۔ یعنی آپ کی پیروی کمالات نبوت بخشتی ہے اور آپ کی توجہ روحانی نبی تراش ہے اور یہ قوت قدسیہ کسی اور نبی کو نہیں ملی۔'' (حقیقت الوحی ص۹۷ حاشیہ، خزائن ج۲۲ ص۱۰۰)

''نبی کریم خاتم النبیین کیا ہوئے۔ جب کسی انسان پر آپ کی نبوت کی مہر نہ لگی اور

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

آپ کے بعد کوئی نبی نہ ہوا۔ اگر آپ کی امت میں کوئی نبی نہیں ہے تو آپ خاتم النبیین بھی نہیں ہیں۔" (اخبار الفضل قادیان ج ۲ نمبر ۵۱ مورخہ ۱۰ر جون ۱۹۱۵ء)

"وہ نبوت چل سکے گی جس پر آپ کی مہر ہوگی۔ ورنہ اگر نبوت کا دروازہ بالکل بند سمجھا جائے تو نعوذ باللہ اس سے تو انقطاع فیض لازم آتا ہے اور اس میں تو نحوست ہے اور نبی کی ہتک شان ہوتی ہے..... اس طرح تو ماننا پڑے گا کہ نعوذ باللہ آنحضرت کی قوت قدسی کچھ بھی نہ تھی۔"

(مندرجہ اخبار الحکم قادیان مورخہ ۱۷ر اپریل ۱۹۰۳ء)

"ہمارا مذہب تو یہ ہے کہ جس دین میں نبوت کا سلسلہ نہ ہو وہ مردہ ہے..... ہم پر کئی سالوں سے وحی نازل ہو رہی ہے اور اللہ تعالیٰ کے کئی نشان اس کے صدق کی گواہی دے چکے ہیں۔ اسی لئے ہم نبی ہیں۔"

(مندرجہ اخبار بدر قادیان مورخہ ۵ر مارچ ۱۹۰۸ء منقول از حقیقت النبوۃ ص ۲۷۲، ضمیمہ نمبر ۳)

۱۰..... مرزا کرشن

"ہر ایک نبی کا مجھے نام دیا گیا ہے۔ چنانچہ جو ملک ہند میں کرشن نام ایک نبی گذرا ہے۔ جس کو رودر گوپال بھی کہتے ہیں۔ (یعنی فنا کرنے والا اور پرورش کرنے والا) اس کا نام بھی مجھے دیا گیا ہے۔ پس جیسا کہ آریا قوم کے لوگ کرشن کے ظہور کا ان دنوں میں انتظار کرتے ہیں وہ کرشن میں ہی ہوں۔" (تتمہ حقیقت الوحی ص ۸۵، خزائن ج ۲۲ ص ۵۲۱)

تاہم جب مرزا قادیانی نبی بنے تو ان کے امتی اپنا حصہ کیوں چھوڑنے لگے۔ چنانچہ اسی قادیانی اصول کے تحت نبوت کا دروازہ کھلا کا کھلا رہ گیا اور مختلف قادیانیوں نے اپنی نبوت کا اعلان کر دیا۔ مثلاً چن بسویشور وغیرہ۔

۱۱..... مرزا قادیانی خود حضرت محمد رسول اللہ

رفتہ رفتہ جب نبوت کچھ چل نکلی تو دعویٰ کیا گیا کہ مرزا غلام احمد قادیانی خود محمد رسول اللہ ﷺ ہیں۔ جو قادیان میں دوبارہ آئے ہیں۔ چنانچہ ملاحظہ ہو: "اور ہمارے نزدیک تو کوئی دوسرا آیا ہی نہیں۔ نہ نیا نبی نہ پرانا۔ بلکہ خود محمد رسول اللہ ہی کی چادر دوسرے کو پہنائی گئی ہے۔"

(مندرجہ اخبار الحکم قادیان مورخہ ۳۰ر نومبر ۱۹۰۱ء)

"تو اس صورت میں کیا اس بات میں کوئی شک رہ جاتا ہے کہ قادیان میں اللہ تعالیٰ نے پھر محمد ﷺ کو اتارتا کہ اپنے وعدہ کو پورا کرے۔" (کلمۃ الفصل ۱۰۵، نمبر ۳ ج ۱۴)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

۱۲.....رسول اللہ پر فضیلت

اسی پر اکتفا نہیں کیا گیا بلکہ دعویٰ بڑھتا ہی گیا۔ چنانچہ مرزا قادیانی لکھتے ہیں: ''لـــــہ خسف القمر المنیر وان لی غسا القمر ان المشرقان اتنکر'' اس کے (نبی کریم ﷺ کے) لئے (صرف) چاند گرہن کا نشان ظاہر ہوا اور میرے لئے چاند اور سورج دونوں (کے گرہن) کا اب کیا تو انکار کرے گا۔ (اعجاز احمدی ص ۷۱، خزائن ج ۱۹ ص ۱۸۳)

''قرآن شریف کے لئے تین تجلیات ہیں۔ وہ سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے ذریعہ سے نازل ہوا اور صحابہؓ کے ذریعہ اس نے زمین پر اشاعت پائی اور مسیح موعود کے ذریعہ سے بہت سے پوشیدہ اسرار اس کے کھلے..... آنحضرت ﷺ کے وقت میں اس کے تمام احکام کی تکمیل ہوئی اور صحابہؓ کے وقت میں اس کے ہر ایک پہلو کی اشاعت کی تکمیل ہوئی اور مسیح موعود کے وقت میں اس کے روحانی فضائل و اسرار کے ظہور کی تکمیل ہوئی۔''

(براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۵۲ حاشیہ، خزائن ج ۲۱ ص ۶۶)

''ہمارے نبی کریم ﷺ کی روحانیت نے پانچویں ہزار میں اجمالی صفات کے ساتھ ظہور فرمایا اور وہ زمانہ اس روحانیت کی ترقیات کا انتہاء نہ تھا۔ بلکہ اس کے کمالات کے معراج کے لئے پہلا قدم تھا۔ پھر اس روحانیت نے چھٹے ہزار کے آخر میں یعنی اس وقت پوری طرح تجلی فرمائی۔'' (خطبہ الہامیہ ص ۱۷۷ تا ۱۷۹، خزائن ج ۱۶ ص ۲۶۸، ۲۶۹)

محمد پھر اتر آئے ہیں ہم میں
اور ہیں آگے سے بڑھ کر اپنی شان میں
محمد دیکھنے ہوں جس نے اکمل
غلام احمد کو دیکھے قادیان میں

(اخبار پیغام صلح لاہور مورخہ ۱۴ مارچ ۱۹۱۶ء)

تاہم جب مرزا قادیانی نبی بن گئے تو ان کے امتی اپنا حصہ کیوں چھوڑنے لگے۔ چنانچہ اسی قادیانی اصول کے تحت نبوت کا دروازہ کھلے کا کھلا رہ گیا اور مختلف قادیانیوں نے اپنی نبوت کا اعلان کر دیا۔ مثلاً چن بسویشور صدیق دیندار وغیرہ۔ آنحضرت ﷺ پر فضیلت کی مزید مثالیں ملاحظہ ہوں۔

''حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کا ذہنی ارتقاء آنحضرت ﷺ سے زیادہ تھا.....

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اس زمانہ میں تمدنی ترقی زیادہ ہوئی ہے اور یہ جزوی فضیلت ہے جو حضرت مسیح موعود کو آنحضرت ﷺ پر حاصل ہے.....لوگ اعلیٰ تربیت کی وجہ سے اعتراض کرتے ہیں۔ جن کا جواب بغیر ذہنی ترقی کے مشکل تھا۔ تلوار کے جہاد کی بجائے قلمی جہاد کا وقت تھا۔"

(مندرجہ رسالہ آف ریلیجنز قادیان بابت ماہ مئی ۱۹۲۹ء)

"تین ہزار معجزات.....ہمارے نبی ﷺ سے ظہور میں آئے۔"

(تحفہ گولڑویہ ص۴۰، خزائن ج۱۷ ص۱۵۳)

"میری تائید میں اس (خدا) نے وہ نشان ظاہر فرمائے ہیں کہ.....اگر میں ان کو فرداً فرداً شمار کروں تو میں خدائے تعالیٰ کی قسم کھا کر کہہ سکتا ہوں کہ وہ تین لاکھ سے بھی زیادہ ہیں۔"

(حقیقت الوحی ص۶۷، خزائن ج۲۲ ص۷۰)

اللہ تعالیٰ کے سچے رسول اور نبی، محمد رسول اللہ ﷺ نے تو اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کا عبد یعنی بندہ اور رسول کہا۔ لیکن مرزا قادیانی نے ادعائے نبوت ہی پر اکتفاء نہ کیا۔ بلکہ اپنے آپ کو بمنزلہ اللہ تعالیٰ کی اولاد کے قرار دیا۔

نعوذ باللہ من ذالک! چنانچہ مرزا قادیانی کا الہام ہے: "انت منی بمنزلة ولدی"

(حقیقت الوحی ص۸۶، خزائن ج۲۲ ص۸۹)

۱۳.....صاحب کتاب

مرزا قادیانی نے جب ابتداء میں نبوت کا دعویٰ کیا تو مسلمانوں سے یہ کہا کہ میں قرآن اور شریعت محمدی کے سوا کوئی نئی چیز پیش نہیں کرتا۔ لیکن یہ چیز ذہنی بھلاوے کے سوا کچھ نہیں تھی۔ کیونکہ رسالت سے مراد ہی صاحب وحی الٰہی ہوتا ہے اور ظاہر ہے کہ وحی الٰہی واجب التعمیل ہوتی ہے۔ چنانچہ نوبت یہاں تک پہنچی کہ مرزا قادیانی صاحب کتاب بھی بن گئے۔ ملاحظہ ہو:

"حضرت مسیح موعود اپنی وحی اپنی جماعت کو سنانے پر مامور ہیں۔ جماعت احمدیہ کو اسی وحی پر ایمان لانا اور اس پر عمل کرنا فرض ہے۔ کیونکہ وحی اللہ اسی غرض کے واسطے سنائی جاتی ہے۔ ورنہ اس کا سنانا اور پہنچانا ہی بے سود اور لغو فعل ہوگا۔ جب کہ اس پر ایمان لانا اور اس پر عمل کرنا مقصود بالذات نہ ہو۔ یہ شان بھی صرف انبیاء ہی کو حاصل ہے کہ ان پر ایمان لایا جائے۔ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کو بھی قرآن میں یہ ہی حکم ملا اور ان ہی الفاظ میں ملا اور بعد حضرت احمد (مرزا قادیانی) کو ملا۔ پس یہ امر بھی آپ (مرزا قادیانی) کی نبوت کی دلیل ہے۔"

(رسالہ احمدی نمبر۵ تا۷، بابت ۱۹۱۹ء موسومہ النبوۃ فی الالہام ص۲۸)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

"خدا تعالیٰ نے حضرت احمد علیہ السلام (مرزا قادیانی) کے بہیئت مجموعہ الہامات کو الکتاب المبین فرمایا ہے اور جدا جدا الہامات کو آیات سے موسوم کیا ہے۔ حضرت (مرزا قادیانی) کو یہ الہام متعدد دفعہ ہوا۔ پس آپ کی وحی بھی جدا جدا آیت کہلا سکتی ہے اور مجموعہ الہامات کو الکتاب المبین کہہ سکتے ہیں۔ پس جس شخص یا اشخاص کے نزدیک نبی اور رسول کے واسطے کتاب لانا ضروری شرط ہے۔ خواہ وہ کتاب شریعت کاملہ ہو یا کتاب المبشرات والمنذرات ہو تو ان کو واضح ہو کہ ان کی اس شرط کو بھی خدا نے پورا کر دیا ہے اور حضرت (مرزا قادیانی) صاحب کے مجموعہ الہامات کو جو مبشرات اور منذرات میں الکتاب المبین کے نام سے موسوم کیا ہے۔ پس آپ اس پہلو سے بھی نبی ثابت ہیں۔ ولو کرہ الکافرون"

(رسالہ احمدی نمبر ۵ تا ۷، موسومہ النبوۃ فی الالہام ص ۴۳، ۴۴)

کتاب سے نوبت شریعت تک آئی۔ چنانچہ ملاحظہ ہو:

"یہ بھی تو سمجھو کہ شریعت کیا چیز ہے۔ جس نے اپنی وحی کے ذریعہ چند امر و نہی بیان کئے اور اپنی امت کے لئے ایک قانون مقرر کیا وہی صاحب شریعت ہو گیا..... میری وحی میں امر بھی ہے اور نہی بھی۔"

(اربعین نمبر ۴ ص ۶، خزائن ج ۱۷ ص ۴۳۵)

مرزا قادیانی کی شریعت کی جدّتیں

۱۴..... جہاد کی تنسیخ

"مسیح موعود کے وقت قطعاً جہاد کا حکم موقوف کر دیا گیا۔"

(اربعین نمبر ۴ ص ۱۳ حاشیہ، خزائن ج ۱۷ ص ۴۴۳)

"آج سے انسانی جہاد جو تلوار سے کیا جاتا تھا۔ خدا کے حکم کے ساتھ بند کیا گیا۔"

(مجموعہ اشتہارات ج ۳ ص ۲۹۵)

۱۵..... قادیان میں مسجد اقصیٰ

"پس اس پہلو کی رو سے جو اسلام کے انتہاء زمانہ تک آنحضرت کا سیر کشفی ہے۔ مسجد اقصیٰ سے مراد مسیح موعود کی مسجد ہے۔ جو قادیان میں واقع ہے۔

"پس کچھ شک نہیں جو قرآن شریف میں قادیان کا ذکر ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الیٰ المسجد الاقصیٰ الذی بارکنا حولہ"

(مجموعہ اشتہارات ج ۳ ص ۲۸۸)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

''اور مسجد اقصیٰ وہی ہے جس کو بنایا مسیح موعود نے۔'' (مجموعہ اشتہارات ج ۳ ص ۲۷۹)

۱۶.....ارض حرم

''جو احباب واقعی مجبوریوں کے سبب اس موقعہ (جلسہ سالانہ) پر قادیان نہیں آ سکے۔ وہ تو خیر معذور ہیں.....لیکن جنہوں نے دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کے عہد واثق کا پاس کیا اور ارض حرم (قادیان) کے انوار و برکات سے بہرہ اندوز ہونے.....کے شوق میں دارالامان مہدی ٹھیک وقت پر آ پہنچے۔ ان کی للّٰہیت ان کا اخلاص فی الواقعہ قابل تحسین ہے۔''

(اخبار الفضل قادیان ج ۳ ص ۴۷، مورخہ ۲۶ دسمبر ۱۹۱۵ء)

زمین قادیان اب محترم ہے
ہجوم خلق سے ارض حرم ہے

(درثمین ص ۵۲)

۱۷.....قادیان کا ظلی حج

''چونکہ حج پر وہی لوگ جاسکتے ہیں جو مقدرت رکھتے اور امیر ہوں۔ حالانکہ ایسی تحریکات پہلے غرباء ہی میں پھیلتی اور پنپتی ہیں اور غرباء کو حج سے شریعت نے معذور رکھا ہے۔ اس لئے خدا تعالیٰ نے ایک اور ظلی حج مقرر کیا۔ تا وہ قوم جس سے وہ اسلام کی ترقی کا کام لینا چاہتا ہے اور تا وہ غریب یعنی ہندوستان کے مسلمان اس میں شامل ہوسکیں۔''

(اخبار الفضل قادیان ج ۲۰ نمبر ۶۶، مورخہ یکم دسمبر ۱۹۳۲ء)

''لوگ معمولی اور نفلی طور پر حج کرنے کو بھی جاتے ہیں۔ مگر اس جگہ نفلی حج سے ثواب زیادہ ہے اور غافل رہنے میں نقصان اور خطر۔ کیونکہ سلسلہ آسمانی ہے اور حکم ربانی۔''

(آئینہ کمالات اسلام ص ۳۵۲، خزائن ج ۵ ص ۳۵۲)

۱۸.....قادیان کا بہشتی مقبرہ

''صبح کو نماز کے لئے اٹھنے سے کوئی ۲۰، ۲۵ منٹ پہلے میں نے خواب میں دیکھا کہ گویا ایک زمین اس مطلب کے لئے خریدی گئی ہے کہ اپنی جماعت کی میتیں وہاں دفن کی جائیں تو کہا گیا کہ اس کا نام بہشتی مقبرہ ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ جو اس میں دفن ہوگا وہ بہشتی ہے۔''

(ملفوظات احمدیہ حصہ ہفتم ص ۴۹۶، ۴۹۷ مرتبہ منظور الٰہی)

''کشفی رنگ میں وہ مقبرہ مجھے دکھلایا گیا۔ جس کا نام خدا نے بہشتی مقبرہ رکھا ہے اور پھر

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

الہام ہوا: "کل مقابر الارض الاتقابل هذا الارض "یعنی زمین ہند کی تمام مقابر اس زمین سے مقابلہ نہیں کرسکتیں۔" (اللہ رے جسارت اور گستاخی۔للمؤلف)

(مرزا غلام احمد قادیانی کے مکاشفات ص ۵۹)

باب چہارم ..... انبیاء واولیاء امت پر مرزا قادیانی کی فضیلت

۱.....مرزا قادیانی کی تدریجی تاویلات وترقیات

مرزا قادیانی پہلے پہل بلا اگر، مگر، بلا چون وچرا، قرآن وحدیث کے مطابق صراحت وبداہت کے ساتھ "خاتم النبیین" پر نبوت کا ختم ہوجانا یقینی تسلیم کرتے ہیں۔ بلکہ اس کے نہ ماننے والے کو کافر کہتے ہیں۔ اس کے بعد درجہ بدرجہ تاویل وتشکیل شروع ہوتی ہے۔ ولایت، مجددیت، محدثیت، لغوی نبوت، اصطلاحی نبوت، باطنی نبوت، جزوی نبوت، ظلی نبوت، بروزی نبوت، امتی نبوت، بالآخر مستقل نبوت کہ اس کی وحی قرآن کریم کے مساوی اور ہم پلہ قرار پائے۔ پھر مکمل نبوت کہ اس کے بغیر نبوت محمدی ناقص رہ جائے اور لازمی نبوت کہ انکار یا تردد سے ہر مسلمان کافر بن جائے۔ بلکہ تمام ناواقف بے خبر مسلمان بھی اس کی برکت سے خود بخود کافر ہوجائیں۔ ختم نبوت کی کیسی انوکھی تفسیر اور ارتقاء نبوت کی کیسی اچھی تصویر ہے۔

ایک وہ زمانہ تھا جب کہ اکابر امت کی خاک پا ہونے پر فخر تھا۔ یا یہ زمانہ آیا کہ اولیاء تو کجا انبیاء بھی نظر میں نہیں بھرتے اور خاص کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام جو مدمقابل واقع ہوئے ہیں۔ بے حقیقت نظر آتے ہی۔ خود نبی کریم ﷺ پر اوّل جزوی فضیلت پاتے ہیں۔ پھر بذات خود قرآنی پیش گوئی "اسمه احمد" کا حقیقی مصداق بن جاتے ہیں اور دیگر عظیم الشان قرآنی مبشرات محمدی کو خاص اپنے سے منسوب بتاتے ہیں۔ قرآن میں قادیان دکھاتے ہیں۔ عجب فضیلت جتاتے ہیں۔ انبیاء سے افضلیت کا یہ حال ہے تو اولیاء امت کو کب خاطر میں لاسکتے ہیں۔ چنانچہ نہ صرف جملہ خلفاء راشدین، اولیاء اللہ پر فضیلت ہی جتاتے ہیں۔ بلکہ ان کی جس درجے تذلیل کرتے ہیں۔ ان سے ہمارا ایمان کانپ اٹھتا ہے۔ پناہ مانگتا ہے۔ نعوذ باللّٰه من ذالك!

مختصراً ملاحظہ ہو:

۲.....مرزا قادیانی کی تحریف، قرآن میں قادیان

"اور یہ بھی مدت سے الہام ہوچکا ہے کہ: "انا انزلناه قريباً من القاديان"

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اس جگہ مجھے یاد آیا ہے کہ جس روز وہ الہام مذکور بالا جس میں قادیان میں نازل ہونے کا ذکر ہے۔ ہوا تھا اس روز کشفی طور پر میں نے دیکھا کہ میرے بھائی صاحب مرحوم مرزا غلام قادر میرے قریب بیٹھ کر بآواز بلند قرآن شریف پڑھ رہے ہیں اور پڑھتے پڑھتے انہوں نے ان فقرات کو پڑھا۔ ''انا انزلناہ قریباً من القادیان'' تو میں نے سن کر بہت تعجب کیا کہ قادیان کا نام قرآن میں لکھا ہوا ہے..... تب میں نے دل میں کہا کہ واقعی طور پر قادیان کا نام قرآن میں درج ہے اور میں نے کہا کہ اور تین شہروں کا نام قرآن شریف میں اعزاز کے ساتھ لکھا ہوا ہے۔ مکہ، مدینہ، قادیان۔ یہ کشف تھا کہ کئی سال ہوئے مجھے دکھلایا گیا تھا۔''

(ازالہ اوہام ص ۷۵ تا ۷۷، خزائن ج ۳ ص ۱۳۹، ۱۴۰)

۳.....تمام انبیاء علیہم السلام پر فضیلت

انبیاء گرچہ بودہ اند بسے
من بعرفان نہ کمترم ز کسے

(درثمین ص ۱۷۲)

''کمالات متفرقہ جو تمام دیگر انبیاء میں پائے جاتے تھے۔ وہ سب کے سب حضرت رسول کریم ﷺ میں ان سب سے بڑھ کر موجود تھے اور اب وہ سارے کمالات حضرت رسول کریم سے ظلی طور پر ہم کو عطاء کئے گئے اور اسی لئے ہمارا نام آدم، ابراہیم، موسیٰ، نوح، داؤد، یوسف، سلیمان، یحییٰ، عیسیٰ ہے۔ پہلے تمام انبیاء ظل تھے۔ حضرت نبی کریم ﷺ کی خاص صفات کے اور اب ہم (مرزا غلام احمد قادیانی) ان تمام صفات میں حضرت نبی کریم ﷺ کے ظل ہیں..... نبی کریم نے گویا سب لوگوں سے چندہ وصول کیا اور وہ لوگ تو اپنے اپنے مقامات اور حالات پر رہے۔ لیکن حضرت نبی کریم ﷺ کے پاس کروڑوں روپے ہو گئے اور آپ سب سے بڑھ کر دولت مند ہو گئے۔'' (چندہ کی مثال خوب ہے۔ جس کی دھن میں مرزا قادیانی رات دن رہتے تھے)

(ملفوظات احمدیہ حصہ چہارم ص ۱۴۲ مرتبہ منظور الٰہی)

''واتانی مالم یوت احد من العالمین'' (یعنی) مجھ کو وہ چیز دی گئی ہے کہ دنیا و آخرت میں کسی ایک شخص کو بھی نہیں دی گئی۔ (استفتاء ضمیمہ حقیقت الوحی ص ۸۷، خزائن ج ۲۲ ص ۷۱۵)

۴.....حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر فضیلت

''اس امر میں کیا شک ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام کو وہ فطرتی طاقتیں نہیں دی گئیں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جو مجھے دی گئیں۔ کیونکہ وہ ایک خاص قوم کے لئے آئے تھے اور اگر وہ میری جگہ ہوتے تو وہ اپنی اس فطرت کی وجہ سے وہ کام انجام نہ دے سکتے۔ جو خدا کی عنایت نے مجھے انجام دینے کی قوت دی۔" (حقیقت الوحی ص ۱۵۳، خزائن ج ۲۲ ص ۱۵۷)

"خدا نے اس امت میں سے مسیح موعود بھیجا جو اس پہلے مسیح سے اپنی تمام شان میں بہت بڑھ کر ہے۔ مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اگر مسیح ابن مریم میرے زمانہ میں ہوتا تو وہ کام جو میں کر سکتا ہوں وہ ہرگز نہ کر سکتا اور وہ نشان جو مجھ سے ظاہر ہو رہے ہیں وہ ہرگز نہ دکھلا سکتا۔" (گویا حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے بڑھ کر معجزے مرزا قادیانی نے دکھلائے۔ للمؤلف) (حقیقت الوحی ص ۱۴۸، خزائن ج ۲۲ ص ۱۵۲)

۵..... چوتھی نبوت

"خدا تعالیٰ نے "جری اللہ فی حلل الانبیاء" "تمام نبیوں کے قائم مقام ایک نبی مبعوث فرمایا جو یہودیوں کے لئے موسیٰ، عیسائیوں کے لئے عیسیٰ اور ہندوؤں کے لئے کرشن اور مسلمانوں کے لئے محمد اور احمد ہے۔" (اخبار الفضل قادیان ج ۳ نمبر ۱۱۱، مورخہ ۶ رمئی ۱۹۱۶ء)

۶..... تمام اولیائے امت پر فضیلت

"اسلام میں اگرچہ ہزارہا ولی اور اہل اللہ گذرے ہیں۔ مگر ان میں کوئی موعود نہ تھا۔ لیکن وہ جو مسیح کے نام پر آنے والا تھا وہ موعود تھا۔" (یعنی خود مرزا قادیانی)

(تذکرۃ الشہادتین ص ۲۹، خزائن ج ۲۰ ص ۳۱)

"میں ولایت کے سلسلہ کو خود ختم کرنے والا ہوں۔ جیسا کہ ہمارے آنحضرت ﷺ نبوت کے سلسلہ کو ختم کرنے والے تھے اور وہ خاتم الانبیاء ہیں اور میں خاتم الاولیاء ہوں۔ میرے بعد کوئی ولی نہیں مگر وہ جو مجھ سے ہوگا اور میرے عہد پر ہوگا۔"

(خطبہ الہامیہ ص ۳۵، خزائن ج ۱۶ ص ۶۹، ۷۰)

۷..... حضرت ابوبکر صدیقؓ پر فضیلت

"میں وہی مہدی ہوں جس کی نسبت ابن سیرین سے سوال کیا گیا کہ کیا وہ حضرت ابوبکر کے درجہ پر ہے تو انہوں نے جواب دیا کہ ابوبکر کیا وہ تو بعض انبیاء سے بہتر ہے۔"

(مجموعہ اشتہارات ج ۳ ص ۴۷۸)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

۸.....حضرت ابوبکرؓ وعمرؓ کی تذلیل

''مجھے اہل بیت مسیح موعود علیہ السلام سے خاص محبت اور عاشقانہ تعلق تھا۔ میرے ایک محب تھے جو اس وقت مولوی فاضل ہیں اور اہل بیت مسیح موعود کے خاص رکن رکین ہیں۔ انہوں نے مجھے ایک دفعہ فرمایا کہ سچ تو یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی بھی اتنی پیشین گوئیاں نہیں جتنی کہ مسیح موعود کی ہیں۔ پھر انہوں نے ایک اور بھی ایسا ہی دکھ دینے والا فقرہ بولا کہ ابوبکرؓ وعمرؓ کیا تھا۔ وہ تو حضرت غلام احمد کی جوتیوں کے تسمہ کھولنے کے بھی لائق نہ تھے۔ ان فقروں نے مجھے ایسا دکھ دیا اور ان کے سننے سے مجھے ایسی تکلیف ہوئی کہ میری نظر میں جو توقیر اور عزت اہل بیت مسیح موعود میں سے ہونے کی ان کی نسبت تھی وہ سب جاتی رہی۔'' (المہدی نمبر۲، ۳، ص ۷،۵)

حضرت علیؓ کی تذلیل

''پرانی خلافت کا جھگڑا چھوڑ دو۔ اب نئی خلافت لو ایک زندہ علی (یعنی مرزا قادیانی۔ للمؤلف) تم میں موجود ہے۔ اس کو تم چھوڑتے ہو اور مردہ علی کی تلاش کرتے ہو۔''

(اخبار الحکم قادیان نومبر ۱۹۱۲ء، ملفوظات احمدیہ ج ۱ ص ۱۳۱)

۱۰.....حضرت امام حسینؓ کی تذلیل

''امام حسینؓ پر فضیلت کے بارے میں کہ ان پر میری فضیلت سن کر یوں ہی غصہ میں آجاتے ہیں۔ قرآن کریم نے کہاں امام حسینؓ کا نام لیا ہے۔ زید کا ہی نام لیا ہے۔ اگر ایسی ہی بات تھی تو چاہئے تھا کہ امام حسین کا نام بھی لے دیا جاتا اور پھر ''ما کان محمد ابا احد من رجالکم'' کہہ کر اور بھی ابوت (باپ ہونا) کا خاتمہ کر دیا۔ اگر الا حسین اس آیت کے ساتھ کہہ دیا جاتا تو شیعہ کا ہاتھ کہیں تو پڑ جاتا۔'' (ملفوظات احمدیہ حصہ چہارم ص ۱۹۱، ۱۹۲)

''اور میں خدا کا کشتہ ہوں اور تمہارا حسین دشمنوں کا کشتہ ہے۔ پس فرق کھلا کھلا اور ظاہر ہے۔'' (اعجاز احمدی ص ۸۱، خزائن ج ۱۹ ص ۱۹۳)

''اے قوم شیعہ! اس پر اصرار مت کرو کہ حسین تمہارا منجی ہے۔ کیونکہ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ آج تم میں ایک (مرزا قادیانی) ہے کہ اس حسین سے بڑھ کر ہے۔'' (ایضاً)

کربلائیست سیر ہر آنم
صد حسین است در گریبانم

(درثمین ص ۱۷۱)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

باب پنجم ..... مرزا قادیانی کی سیاسیات

سورۂ نساء میں اللہ تعالیٰ نے رسولوں کی یہ شان بیان فرمائی ہے کہ: ''وما ارسلنا من رسول الا لیطاع باذن اللہ ''یعنی ہم نے کوئی رسول نہیں بھیجا۔ مگر اس لئے کہ اس کا حکم مانا جائے۔ اللہ کے فرمان سے۔ لیکن مرزا قادیانی کی تحریرات اور سیرت کا مطالعہ کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ وہ عمر بھر حکومت برطانیہ کی خوشامد کرتے رہے اور اپنے مریدین اور غیر مریدین سب کو انگریزوں کی محکومیت اور اطاعت کو نعمت سمجھنے کی ترغیب دیتے رہے۔ چنانچہ ایک مقام پر مرزا قادیانی دنیا کے شغلوں سے اپنے.....علیحدہ ہونے اور خدا کی طرف مشغول ہونے کی کیفیت ان الفاظ میں بیان کرتے ہیں۔

۱.....خدا کی طرف مشغولیت

''والد صاحب مرحوم کے انتقال کے بعد یہ عاجز (مرزا قادیانی) دنیا کے شغلوں سے بکلی علیحدہ ہوکر خدا تعالیٰ کی طرف مشغول ہوا اور مجھ سے سرکار انگریزی کے حق میں جو خدمت ہوئی وہ یہ تھی کہ میں نے پچاس ہزار کے قریب کتابیں اور رسائل اور اشتہارات چھپوا کر اس ملک اور نیز دوسرے بلاد اسلامیہ میں اس مضمون کے شائع کئے کہ گورنمنٹ انگریزی ہم مسلمانوں کی محسن ہے۔ لہٰذا ہر ایک مسلمان کا یہ فرض ہونا چاہئے کہ اس گورنمنٹ کی سچی اطاعت کرے اور دل سے اس دولت کا شکرگزار اور دعا گو رہے اور یہ کتابیں میں نے مختلف زبانوں میں یعنی اردو، فارسی، عربی میں تالیف کر کے اسلام کے تمام ملکوں میں پھیلا دیں۔ یہاں تک کہ اسلام کے دو مقدس شہروں مکہ، مدینہ میں بھی بخوبی شائع کر دیں اور روم کے پایہ تخت قسطنطنیہ، بلاد شام و مصر اور کابل و افغانستان کے متفرق شہروں میں جہاں تک ممکن تھا اشاعت کر دی۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ لاکھوں انسانوں نے جہاد کے غلط خیالات چھوڑ دیئے جو نافہم ملاؤں کی تعلیم سے ان کے دلوں میں تھے۔ یہ ایک ایسی خدمت مجھ سے ظہور میں آئی کہ مجھے اس بات پر فخر ہے کہ برٹش انڈیا کے تمام مسلمانوں میں سے اس کی نظیر کوئی مسلمان دکھا نہ سکا۔'' (یہ خدا کی طرف مشغولیت تھی یا انگریزوں کی طرف۔ للمؤلف) (ستارۂ قیصریہ ص ۳،۴، خزائن ج ۱۵ ص ۱۱۴)

۲.....جوش وفاداری برطانیہ

مرزا غلام احمد قادیانی میں حکومت برطانیہ کی وفاداری کا یہ جوش اور غلبہ ہے کہ جو کوئی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ان سے اختلاف کرے وہ اس کو احمق، نادان بلکہ بدکار، حرامی قرار دیتے ہیں۔ اس معیار سے ان کی اخلاقی ذہنیت کا بھی اندازہ ہوتا ہے۔ چنانچہ ملاحظہ ہو: ''بعض احمق نادان سوال کیا کرتے ہیں کہ اس گورنمنٹ سے جہاد کرنا درست ہے یا نہیں۔ سو یاد رہے کہ یہ سوال ان کا نہایت حماقت کا ہے۔ کیونکہ جس کے احسانات کا شکر کرنا عین فرض ہے اور واجب ہے۔ ان سے جہاد کیسا۔ میں سچ کہتا ہوں کہ محسن کی بدخواہی کرنا ایک بدکار اور حرامی آدمی کا کام ہے۔''

(شہادۃ القرآن ص ۸۴، خزائن ج ۶ ص ۳۸۰)

۳.....انگریزوں سے صلہ کی تمنا

انبیاء کرام ''ان اجری الا علی اللہ'' کے مقام پر فائز رہتے ہیں کہ کسی مخلوق سے اجر کی توقع نہیں رکھتے۔ سوائے اللہ کے وہ اللہ تعالیٰ کے فرمانبردار ہوتے ہیں اور اسی سے اجر کے امیدوار۔ لیکن مرزا قادیانی کا مسلک تھا۔ حکومت برطانیہ کی محکومیت غلامی و فرمانبرداری اور اس کے صلہ میں خواہش مند رہے کہ انگریز قادیانی مذہب اور ان کے مریدین و معتقدین کی سرپرستی کرتے رہیں۔ چنانچہ ایک جگہ لکھتے ہیں: ''بارہا بے اختیار دل میں یہ بھی خیال گذرتا ہے کہ جس گورنمنٹ کی اطاعت، خدمت گذاری کی نیت سے ہم نے کئی کتابیں مخالفت جہاد اور گورنمنٹ کی اطاعت میں لکھیں..... گورنمنٹ کو اب تک معلوم نہیں کہ ہم دن رات کیا خدمت کر رہے ہیں۔ ہم نے قبول کیا کہ ہماری اردو کی کتابیں جو ہندوستان میں شائع ہوئیں۔ ان کے دیکھنے سے گورنمنٹ عالیہ کو یہ خیال گذرا ہوگا کہ ہماری خوشامد کے لئے ایسی تحریریں لکھی گئی ہیں..... لیکن یہ دانشمند گورنمنٹ ادنیٰ توجہ سے سمجھ سکتی ہے کہ عرب کے ملکوں میں جو ہم نے ایسی کتابیں بھیجیں۔ جن میں بڑے بڑے مضمون اس گورنمنٹ کی شکر گذاری اور جہاد کی مخالفت کے بارے میں تھے۔ ان میں گورنمنٹ کی خوشامد کی کون سا موقع تھا۔ کیا گورنمنٹ نے مجھے مجبور کیا تھا کہ میں ایسی کتابیں تالیف کر کے ان ملکوں میں روانہ کروں اور ان سے گالیاں سنوں۔ میں یقین رکھتا ہوں کہ ایک دن یہ گورنمنٹ عالیہ ضرور میری ان خدمات کی قدر کرے گی۔'' (اس خدمت کی غرض تو خود قدر دانی کی آرزو سے ظاہر ہے۔ للمؤلف)

(اشتہار مورخہ ۱۸ نومبر ۱۸۹۶ء، مجموعہ اشتہارات ج ۳ ص ۴۴۵، ۴۴۶)

غالب کا ایک شعر ہے۔

درد دل لکھوں کب تک جاؤں ان کو دکھلا دوں
انگلیاں فگار اپنی خامہ خوں چکاں اپنا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

۴.....تمنائے جواب

حکومت برطانیہ کے جوش اطاعت میں مرزا قادیانی کے دل پر جو گذری ہے اسے ان الفاظ میں بیان فرماتے ہیں: ''میں (یعنی مرزا قادیانی) نے تحفۂ قیصریہ میں جو حضور قیصر ہند کی خدمت میں بھیجا گیا۔ یہی حالات اور خدمات اور دعوات گذارش کئے تھے۔ میں اپنی جناب ملکۂ معظمہ کے اخلاص وسیعہ پر نظر رکھ کر ہر روز جواب کا امیدوار تھا اور اب بھی ہوں۔ میرے خیال میں یہ غیر ممکن ہے کہ میرے جیسے دعا گو کا وہ عاجزانہ تحفہ جو بوجہ کمال اخلاص خون دل سے لکھا گیا تھا۔ اگر وہ حضور ملکہ معظمہ قیصرہ ہند دام اقبالہا کی خدمت پیش ہوتا تو اس کا جواب نہ آتا۔ بلکہ ضرور آتا، ضرور آتا۔ اس لئے مجھے بوجہ اس یقین کے کہ جناب قیصرۂ ہند کے پُر رحمت اخلاق پر کمال وثوق سے حاصل ہے۔ اس یاد دہانی کے عریضہ کو لکھنا پڑا۔'' (ستارۂ قیصر ص۴، ۵، خزائن ج۱۵ ص۱۱۵)

۵.....فتنہ در فتنہ

فتنوں کی بھی عجیب عجیب شکلیں ہوتی ہیں۔ اٹھارہویں صدی کے آخر اور انیسویں صدی عیسوی کے اوائل میں جب یورپ کی استعماری طاقتیں اسلامی حکومتوں کے خلاف ریشہ دوانیوں میں مصروف تھیں۔ ہندوستان میں، جو برطانوی طاقت کا بڑا مرکز تھا۔ قادیانی تحریک شروع ہوئی۔ حکومت برطانیہ کو ایسے ذرائع کی تلاش ہی تھی۔ جس سے مسلمانوں میں اختلاف وافتراق پیدا ہو۔ چنانچہ انگریزوں نے غنیمت سمجھا کہ قادیانیت پھیلے تو مسلمانوں میں نفاق وشقاق پھیلے اور ملت اسلامیہ کا رہا سہا اتحاد پاش پاش ہو جائے۔ مرزا قادیانی نے حکومت برطانیہ کی اس نفسیات کا اندازہ لگایا کہ وہ مسلمان کے جذبۂ جہاد سے خائف رہتی ہے تو انہوں نے جہاد بالسیف کی مخالفت اور انگریزوں کی اطاعت گذاری اور فرمانبرداری کی تحریک پھیلانے کا بیڑا اٹھایا تاکہ اس کے معاوضہ میں قادیانیت کے حق میں انگریزوں کی تائید وحمایت وسرپرستی حاصل ہو سکے۔ اس طرح حکومت برطانیہ اور قادیانی تحریک میں چولی دامن کا ساتھ ہو گیا۔ من ترا حاجی بگویم تو مرا حاجی بگو کا سودا رہا۔ ملاحظہ ہو:

۶.....انگریزوں کی حمایت

''میں اپنی جماعت کے لوگوں کو جو مختلف مقامات پنجاب اور ہندوستان میں موجود

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہیں۔ جو بفضلہٖ تعالیٰ کئی لاکھ تک ان کا شمار پہنچ گیا ہے۔ نہایت تاکید سے نصیحت کرتا ہوں کہ وہ میری اس تعلیم کو خوب یاد رکھیں جو قریباً ۲۶ برس سے تقریری اور تحریری طور پر ان کے ذہن نشین کرتا آیا ہوں۔ یعنی یہ کہ اس گورنمنٹ انگریزی کی پوری اطاعت کریں۔ کیونکہ وہ ہماری محسن گورنمنٹ ہے۔ ان کی ظل حمایت میں ہمارا فرقہ احمدیہ چند سال میں لاکھوں تک پہنچ گیا ہے۔''

(مجموعہ اشتہارات ج ۳ ص ۵۸۳)

ایک اور جگہ لکھتے ہیں: ''ہم اس سلطنت کے سایہ کے نیچے بڑے آرام اور امن سے زندگی بسر کر رہے ہیں اور شکر گذار ہیں اور یہ خدا کا فضل اور احسان ہے کہ اس نے ہمیں ایسے ظالم بادشاہ کے حوالے نہیں کیا۔ جو ہمیں پیروں کے نیچے کچل ڈالتا۔ بلکہ اس نے ہمیں ایک ایسی ملکہ عطاء کی ہے جو ہم پر رحم کرتی ہے اور احسان کی بارش اور مہربانی کے مینہ سے ہماری پرورش فرماتی ہے اور ہمیں ذلت اور کمزوری کی پستی سے اوپر اٹھاتی ہے۔'' (نور الحق حصہ اوّل ص ۴، خزائن ج ۸ ص ۶)

۷.....سرکار انگریزی کی تائید کے آثار

بہر حال جب سرکار انگریزی کی تائید کے آثار قادیانی معاملات میں ظاہر ہونے لگے تو دنیا طلب لوگ جو بالعموم دین کی اہمیت کم سمجھتے ہیں۔ ترقی کے شوق میں قادیانیت پر گرنے لگے کہ گویا زندگی کی کش مکش خاص کر سرکاری ملازمتوں میں، سرکاری ٹھیکوں میں اور دوسرے سرکاری کاروبار میں ان کا میدان اور ہموار ہو گیا اور ہر طرف سرکاری محکموں میں قادیانی صاحبان کی آؤ بھگت ہونے لگی۔ چنانچہ دنیا طلب لوگ قادیانیت کی طرف کس طرح لپکے۔ اس کی کیفیت خود مرزا قادیانی کی زبانی مختصراً قابل شنید ہے۔ فرماتے ہیں: ''ہمارے گروہ میں عوام کم اور خواص زیادہ ہیں۔ اس گروہ میں بہت سے سرکار انگریزی کے ذی عزت عہدہ دار ہیں جو ڈپٹی کلکٹر اور ایکسٹرا اسسٹنٹ کلکٹر اور تحصیلدار و غیر معزز عہدوں والے آدمی ہیں۔ (واقعی سرکار کے معزز عہدہ داروں کو جلد از جلد قادیانی مرید بننا لازم تھا کہ سرکار کی خوشنودی حاصل کرنے کا یہ ایک مجرب نسخہ تھا۔ اس کے بعد رئیسوں کو، جاگیرداروں کو اور بالآخر نوجوان تعلیم یافتہ طبقہ کو جو تلاش معاش اور حصول ملازمت پر مجبور تھے۔ ان کو بھی قادیانیت ہی میں کار براری اور کامیابی کا راستہ سہل اور قریب نظر آیا۔ چنانچہ وہ بھی اسی راستہ پر پڑ گئے۔ خدانخواستہ سب پر یا اکثر پر تو نہیں البتہ بہت سی کمزور طبیعتوں پر یہی دور گذر گیا۔ للمؤلف) ایسا ہی پنجاب اور ہندوستان کے کئی رئیس اور

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جاگیردار اور اکثر تعلیم یافتہ ایف۔اے اور بی۔اے اور ایم۔اے اور بڑے بڑے تاجر (ایسے تاجر جن کے سرکار سے کاروباری معاملات رہتے ہیں۔للمؤلف) اس جماعت میں داخل ہیں۔"

(مندرجہ اخبار الحکم قادیان خاص نمبر ج ۳۷ نمبر ۱۸، ۱۹، مورخہ ۲۱ رمئی ۱۹۳۴ء)

۸.....خدا کا لگایا ہوا پودا

انبیاء کی جماعتوں کی جو شان ہوتی ہے۔اسے قرآن مجید میں یوں بیان کیا گیا ہے۔

"محمد رسول اللہ والذین معه اشداء علی الکفار رحماء بینهم تراهم رکعاً سجداً یبتغون فضلاً من اللہ ورضوانا سیماهم فی وجوههم من اثر السجود ذلك مثلهم فی التوراة ومثلهم فی الانجیل کزرع اخرج شطاه فازره فاستغلظ واستویٰ علیٰ سوقه یعجب الزراع لیغیظ بهم الکفار (فتح)" ﴿محمد رسول اللہ اور آپ کے اصحاب زور آور ہیں کافروں پر۔نرم دل ہیں آپس میں۔تم دیکھتے ہو ان کو رکوع میں اور سجدے میں۔ڈھونڈھتے ہیں اللہ کا فضل اور اس کی خوشی۔ان کی نشانی ان کے منہ پر سجدے کے اثر سے ہے۔ان کی یہ مثل ہے۔توریت میں اور انجیل میں۔جیسے کھیتی نے نکالا اپنا پٹھا پھر اس کی کمر مضبوط کی پھر موٹا ہوا۔پھر کھڑا ہوا اپنے نال پر خوش لگتا کھیتی والوں کو تا کہ جلاوے ان سے جی کافروں کا۔﴾

پس انبیاء کی جماعتیں اللہ تعالیٰ کے کاشتہ اور پروردہ پودے ہوتے ہیں اور اسی کے سہارے پر بڑھتی اور پھلتی پھولتی ہیں۔لیکن مرزا قادیانی کی جماعت خود ان کے بیان کے مطابق انگریزوں کا خود کاشتہ پودا تھی۔چنانچہ ملاحظہ ہو:

۹.....سرکار انگریزی کا خود کاشتہ پودا

"میری اس درخواست سے جو حضور کی خدمت میں مع اسماء مریدین روانہ کرتا ہوں۔مدعا یہ ہے کہ اگرچہ میں ان خدمات خاصہ کے لحاظ سے جو میں نے اور میرے بزرگوں نے محض صدق دل اور اخلاص اور جوش وفاداری سے سرکار انگریزی کی خوشنودی کے لئے کی ہیں۔عنایت خاص کا مستحق ہوں.....صرف یہ التماس ہے کہ سرکار دولت مدار ایسے خاندان کی نسبت جس کو پچاس سال کے متواتر تجربے سے ایک وفادار جان نثار ثابت کر چکی ہے اور جس کی نسبت گورنمنٹ عالیہ کے معزز حکام نے ہمیشہ مستحکم رائے سے اپنی چٹھیات میں یہ گواہی دی ہے کہ وہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

قدیم سے سرکار انگریزی کے پکے خیر خواہ اور خدمت گذار ہیں۔ اس خود کاشتہ پودے کی نسبت نہایت حزم واحتیاط اور تحقیق وتوجہ سے کام لے اور اپنی ماتحت حکام کو اشارہ فرمائے کہ وہ بھی اس خاندان کی ثابت شدہ وفاداری اور اخلاص کا لحاظ رکھ کر مجھے اور میری جماعت کو ایک خاص عنایت اور مہربانی کی نظر سے دیکھیں۔ ہمارے خاندان نے سرکار انگریزی کی راہ میں اپنے خون بہانے اور جان دینے سے فرق نہیں کیا اور نہ اب فرق ہے۔ لہٰذا ہمارا حق ہے کہ ہم خدمات گذشتہ کے لحاظ سے سرکار دولت مدار کی پوری عنایت اور خصوصیت توجہ کی درخواست کریں۔ تاکہ ہر ایک شخص بے وجہ ہماری آبروریزی کے لئے دلیری نہ کر سکے۔ اب کسی قدر اپنی جماعت کے نام ذیل میں لکھتا ہوں۔" (درخواست بحضور نواب لیفٹیننٹ گورنر بہادر دام اقبالہ منجانب خاکسار مرزا غلام احمد قادیانی مورخہ ۲۴ر فروری ۱۸۹۸ء، مجموعہ اشتہارات ج ۳ ص ۲۰، ۲۱)

۱۰.....سرکار انگریزی کی راہ میں جاں نثاری

انبیاء کی جماعتیں اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کی طالب ہوتی ہیں کہ اللہ کے راستہ میں جان دینے سے بھی انہیں دریغ نہیں ہوتا۔ لیکن مرزا قادیانی کو سرکار انگریزی کی راہ میں خون بہانے اور جان دینے میں تامل نہیں۔ البتہ اللہ کی راہ میں جہاد بالسیف خاص کر انگریزوں کے مقابل وہ حرام قرار دیتے ہیں۔ حالانکہ قرآن مجید میں ارشاد ہے: "الذین اٰمنوا یقاتلون فی سبیل اللہ والذین کفروا یقاتلون فی سبیل الطاغوت (نساء)" ﴿یعنی وہ جو ایمان والے ہیں سولڑتے ہیں اللہ کی راہ میں اور وہ جو منکر ہیں سولڑتے ہیں شیطان کی راہ میں۔﴾

انبیاء کی جماعتیں اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم کی طلب گار ہوتی ہیں۔ لیکن مرزا قادیانی سرکار انگریزی کی عنایات اور خصوصی توجہ کے لئے درخواستیں پیش کیا کرتے تھے۔

انبیاء کی جماعتوں کی خصوصیت ہوتی ہے کہ ان کی ترقی کفار کو ناگوار گزرتی ہے۔ لیکن مرزا قادیانی کی جماعت "لیغیظ بھم الکفار" کا مصداق نہیں رہی۔ بلکہ سرکار انگریزی کی منظور نظر رہی کہ انگریزی حکومت اس جماعت کی حوصلہ افزائی کرتی رہی۔ چنانچہ ملاحظہ ہو:

"گورنمنٹ برطانیہ کے ہم پر بڑے احسان ہیں اور ہم بڑے آرام اور اطمینان سے زندگی بسر کرتے ہیں اور اپنے مقاصد کو پورا کرتے ہیں..... اور اگر دوسرے ممالک میں تبلیغ کے لئے جائیں تو وہاں بھی برٹش گورنمنٹ ہماری مدد کرتی ہے۔" (برکات خلافت ص ۶۵)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

۱۱.....سچے انبیاء اور مظلوموں کی حمایت

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں فرعون نے بنی اسرائیل کو مصر میں محکوم و مغلوب بنا رکھا تھا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام جب پیغمبری سے سرفراز ہوئے تو آپ اور آپ کے بھائی حضرت ہارون علیہما السلام نے فرعون سے مطالبہ کیا کہ بنی اسرائیل کو ہمارے ساتھ بھیج دے۔ اس کے جواب میں فرعون نے احسان جتایا۔ ''قال الم نربك فينا وليداً ولبثت فينا من عمرك سنين '' (یعنی فرعون نے کہا کہ کیا ہم نے اپنے پاس بچپن میں تجھے پالا نہیں تھا اور تو اپنی عمر میں سے کئی برس ہم میں نہیں رہا) حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرعون کے اس احسان جتانے کو کوئی اہمیت نہیں دی۔

اور فرمایا: ''وتلك نعمة تمنها عليّ ان عبدت (بنی اسرائیل) '' ﴿یعنی تم یہ احسان مجھ پر اس لئے جتاتے ہو کہ تم نے بنی اسرائیل کو غلام بنا رکھا ہے۔﴾ چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنی جدوجہد جاری رکھی۔ حتیٰ کہ بنی اسرائیل کو فرعون اور قبطی قوم کے پنجۂ غلامی سے آزاد کرالیا۔

قرآن مجید میں حضرت رسول اکرم ﷺ کے اس وصف کو یوں بیان فرمایا ہے:
''ويضع عنهم اصرهم والاغلال التى كانت عليهم (اعراف)'' ﴿یعنی آپ دور کرتے ہیں ان پر سے لدے ہوئے بوجھ اور ان پر پڑے ہوئے پھندے۔﴾ چنانچہ تاریخ شاہد ہے کہ کس طرح آپ نے انسانیت کو مذہبی، اخلاقی، معاشرتی، معاشی و سیاسی ہر قسم کے مظالم کے پھندوں سے نجات دلائی اور انسانیت کو پیام دیا کہ: ''كونوا عباد الله اخوانا '' یعنی تم اللہ تعالیٰ کے بندے بن جاؤ کہ بھائی بھائی ہو کر رہو۔ لیکن مرزا غلام احمد قادیانی کے مفاخر کا مرکزی نقطہ یہ ہے کہ ان کی جماعت سرکار انگریزی کی نمک پروردہ جماعت ہے۔ چنانچہ ایک درخواست میں لکھتے ہیں: ''غرض یہ ایک اسی جماعت ہے جو سرکار انگریزی کی نمک پروردہ اور نیک نامی حاصل کردہ اور موروثی مراحم گورنمنٹ ہیں۔'' (مجموعہ اشتہارات ج ۳ ص ۲۰، مورخہ ۲۲ فروری ۱۸۹۰ء)

۱۲.....مرزا قادیانی اور سامراجیت کی حمایت

مظلوم اور محکوم قوموں کو سامراجی اور استعماری قوتوں کے پنجے سے آزادی دلانا تو کجا مرزا غلام احمد قادیانی اور ان کے مریدوں کی ہمیشہ یہ آرزو رہی کہ تمام اسلامی ممالک

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مغلوب ہوکر حکومت برطانیہ کے تحت آ جائیں۔ عجیب بات ہے کہ حق کے لئے جہاد کو تو مرزا قادیانی حرام اور ممنوع قرار دیتے تھے۔ لیکن سامراجی قوتیں چھوٹے چھوٹے ممالک کو مغلوب ومحکوم بنانے کے لئے جو جنگ وجدال کرتی تھیں۔ ان کی مرزا قادیانی اور ان کے مرید تائید کرتے تھے۔ دعا دیتے تھے اور اس غرض کے لئے اپنا خون بہانے کو بھی مستحسن قرار دیتے تھے۔ چنانچہ چند نمونے ملاحظہ ہوں۔

۱۳.....فتح بغداد پر خوشیاں

''حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) فرماتے ہیں کہ میں وہ مہدی معہود ہوں اور گورنمنٹ برطانیہ میری وہ تلوار ہے۔ جس کے مقابلہ میں ان علماء کی کچھ پیش نہیں جاتی۔ اب غور کرنے کا مقام ہے کہ پھر ہم احمدیوں کو اس فتح (فتح بغداد) سے کیوں خوشی نہ ہو۔ عراق عرب ہو یا شام ہم ہر جگہ اپنی تلوار کی چمک دیکھنا چاہتے ہیں۔ فتح بغداد کے وقت ہماری فوجیں مشرق سے داخل ہوئیں۔ دیکھئے کس زمانہ میں اس فتح کی خبر دی گئی۔ ہماری گورنمنٹ برطانیہ نے بصرہ کی طرف چڑھائی کی اور تمام اقوام سے لوگوں کو جمع کر کے اس طرف بھیجا۔ دراصل اس کے محرک خدا تعالیٰ کے وہ فرشتے تھے جن کو اس گورنمنٹ کی مدد کے لئے اس نے اپنے وقت پر اتارا۔ تاکہ وہ لوگوں کے دلوں کو اس طرف مائل کر کے ہر قسم کی مدد کے لئے تیار کریں۔'' (جیسی روح ویسے فرشتے۔ للمؤلف)

(اخبار الفضل قادیان ج۶ نمبر۴۲، مورخہ ۷؍دسمبر ۱۹۱۸ء)

''عراق کے فتح کرنے میں احمدیوں نے خون بہائے اور میری تحریک پر سینکڑوں آدمی بھرتی ہوکر چلے گئے۔''

(اخبار الفضل قادیان ج۱۱ نمبر۷۱ مورخہ ۳۱؍اگست ۱۹۲۳ء)

۱۴.....جنگ کابل

''جب کابل کے ساتھ جنگ ہوئی تب بھی ہماری جماعت نے اپنی طاقت سے بڑھ کر مدد دی اور علاوہ اور کئی قسم کی خدمات کے ایک ڈبل کمپنی پیش کی.....اور خود ہمارے سلسلے کے بانی کے چھوٹے صاحبزادے اور ہمارے موجودہ امام کے چھوٹے بھائی نے اپنی خدمات پیش کیں اور چھ ماہ تک ٹرانسپورٹ کور میں آنریری طور پر کام کرتے رہے۔''

(مندرجہ اخبار الفضل قادیان مورخہ ۴؍جولائی ۱۹۲۱ء ج۹ نمبر۱)

یہ ہے قادیانی سیاسیات جس کے باوجود اسلام اور مسلمانوں پر احسانات جتائے جاتے ہیں۔

بریں دین وایمان بباید گریست

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

باب ششم ..... سلسلہ دراز عشق

۱.....نامردی کا یقین

مرزا غلام احمد قادیانی کی ایک شادی پہلے ہی قادیان میں ہو چکی تھی اور اس بیوی سے ان کے دو جوان لڑکے سلطان احمد اور فضل احمد موجود تھے۔ اس کے بعد مرزا قادیانی نے ایک اور شادی دہلی کے میر ناصر نواب کی صاحبزادی نصرت جہاں بیگم سے کی۔ حالانکہ اس زمانہ میں مرزا قادیانی کی قوت مردی کے ضعف کا جو حال تھا وہ قابل ملاحظہ ہے۔

بخدمت اخویم مخدوم ومکرم مولوی حکیم نورالدین سلمہ اللہ تعالیٰ

جس قدر ضعف دماغ کے عارضہ میں یہ عاجز مبتلا ہے۔ مجھے یقین نہیں کہ آپ کو ایسا ہی عارضہ ہو۔ جب میں نے نئی شادی کی تھی تو مدت تک مجھے یقین رہا کہ میں نامرد ہوں۔ آخر میں نے صبر کیا اور اللہ تعالیٰ سے پر امید اور دعا کرتا رہا۔ سو اللہ جل شانہ نے اس دعا کو قبول فرمایا اور ضعف قلب تو اب بھی مجھے اس قدر ہے کہ میں بیان نہیں کر سکتا۔ (پھر شادی کس ہمت و امید پر کی تھی۔ للمؤلف)

خاکسار غلام احمد قادیانی مورخہ ۲۲ر فروری ۱۸۸۸ء

(مکتوبات احمدیہ ج ۵ نمبر ۲، خط نمبر ۱۴)

مخدومی مکرمی اخویم مولوی حکیم نورالدین صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ

مجھے یہ دوا بہت ہی فائدہ مند معلوم ہوتی ہے کہ چند امراض کاہلی و سستی و رطوبات معدہ اس سے دور ہو گئے ہیں۔ ایک مرض مجھے نہایت ہی خوفناک تھی کہ صحبت کے وقت لیٹنے کی حالت میں نعوذ (خیزش) بکلی جاتا رہتا تھا۔ شائد قلت حرارت عزیزی اس کا موجب تھی۔ وہ عارضہ بکلی جاتا رہا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ یہ حرارت عزیزی کو بھی مفید ہے اور منی کو بھی غلیظ کرتی ہے..... چونکہ دوا ختم ہو چکی ہے اور میں نے زیادہ سے زیادہ کھالی ہے۔ اس لئے ارادہ ہے کہ اگر خدا تعالیٰ چاہے تو دوبارہ تیار کی جائے۔ لیکن چونکہ گھر میں ایام امید ہونے کا کچھ گمان ہے۔ جس کا میں نے ذکر بھی کیا تھا۔ ابھی تک وہ گمان پختہ ہوتا جاتا ہے۔ خدا تعالیٰ اس کو راست کرے۔ اس جہت سے جلد تیار کرانے کی چنداں ضرورت میں نہیں دیکھتا۔ (مکتوبات احمدیہ ج ۵ نمبر ۲ ص ۱۳، ۱۴)

مرزا قادیانی کے ضعف مردی کی تو یہ کیفیت تھی۔ لیکن اپنی رسالت کے دعویٰ کی تائید

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

میں پیشین گوئیوں کے لئے موقع کے منتظر رہتے تھے۔ مرزا قادیانی کے ایک ماموں زاد بھائی تھے۔ جن کا نام احمد بیگ صاحب تھا۔ مرزا احمد بیگ کی اہلیہ عمر النساء مرزا قادیانی کی چچازاد ہمشیرہ تھی۔ مرزا قادیانی کے دوسرے لڑکے فضل احمد کی اہلیہ عزت بی بی مرزا احمد بیگ کی بھانجی تھی۔ چنانچہ اس طرح مرزا غلام احمد قادیانی کا مرزا احمد بیگ اور ان کے اقرباء پر خاندانی تعلقات کے اعتبار سے کافی اثر تھا۔ مرزا احمد بیگ کی ایک نوعمر لڑکی تھی۔ جس کا نام محمدی بیگم تھا۔ ادھر مرزا احمد بیگ کو اپنی زمین کے معاملات میں مرزا قادیانی سے کچھ کام پڑا اور انہوں نے مرزا قادیانی سے اس معاملہ میں تعاون کی درخواست کی اور ادھر عمر النساء بیگم کے بھائی اور مرزا احمد بیگ کے سالے امام الدین نے جو ایک لاابالی طبیعت کے شخص تھے۔ مرزا قادیانی کو امید دلائی کہ وہ اپنی بھانجی محمدی بیگم سے مرزا قادیانی کی شادی کرادیں گے۔ چنانچہ مرزا قادیانی نے پیشین گوئی کر ڈالی کہ ان سے محمدی بیگم کا نکاح آسمان پر طے ہو چکا ہے اور جب انہیں اس میں کامیابی نہیں ہوئی تو انہوں نے طرح طرح سے مرزا احمد بیگ پر خاندانی تعلقات کے دباؤ ڈالے۔ اس کی روئیداد ذیل میں قابل ملاحظہ ہے۔

۲.....انعام کا وعدہ

''بیان کیا مجھ سے عبداللہ سنوری نے کہ ایک دفعہ حضرت صاحب جالندھر جا کر قریباً ایک ماہ ٹھہرے تھے اور ان دنوں میں محمدی بیگم کے ایک حقیقی ماموں (امام الدین) نے محمدی بیگم کا مرزا قادیانی سے رشتہ کرانے کی کوشش کی تھی۔ لیکن کامیاب نہ ہوا۔ یہ ان دنوں کی بات ہے۔ جب کہ محمدی بیگم کا والد مرزا احمد بیگ ہوشیار پوری زندہ تھا اور ابھی محمدی بیگم کا مرزا سلطان محمد سے رشتہ نہیں ہوا تھا۔ محمدی بیگم کا یہ ماموں جالندھر اور ہوشیار پور کے درمیان یکہ میں آیا جایا کرتا تھا اور وہ حضرت صاحب سے کچھ انعام کا بھی خواہاں تھا اور چونکہ مجری کے نکاح کا عقدہ زیادہ تر اسی کے ہاتھ میں تھا۔ اس لئے حضرت (مرزا قادیانی) نے اس سے کچھ انعام کا وعدہ بھی کر لیا تھا۔''

(سیرۃ المہدی حصہ اوّل روایت نمبر ۱۷۹ ص ۱۹۲، ۱۹۳)

۳.....محمدی بیگم سے نکاح کی پیش گوئی

''خدا تعالیٰ نے پیش گوئی کے طور پر اس عاجز (مرزا غلام احمد قادیانی) پر ظاہر فرمایا کہ مرزا احمد بیگ ولد مرزا گاماں بیگ ہوشیار پوری کی دختر کلاں (محمدی بیگم) انجام کار تمہارے نکاح

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

میں آئے گی اور وہ لوگ بہت عداوت کریں گے اور بہت مانع آئیں گے اور کوشش کریں گے کہ ایسا نہ ہو۔ لیکن آخر کار ایسا ہی ہوگا اور فرمایا کہ خدا تعالیٰ ہر طرح سے اس کو تمہاری (یعنی مرزا قادیانی کی) طرف لائے گا۔ باکرہ ہونے کی حالت میں یا بیوہ کر کے۔ (مگر مرزا قادیانی کی وفات تک وہ سہاگن بنی رہی۔ بیوہ نہیں ہوئی۔ للمؤلف) اور ہر ایک روک کو درمیان سے اٹھا دے گا اور اس کام کو ضرور پورا کرے گا۔ کوئی نہیں جو اس کو روک سکے۔"

(ازالہ اوہام ص۳۹۶، خزائن ج۳ ص۳۰۵)

۴.....تخویف

"خدا تعالیٰ نے اس عاجز کے مخالف اور منکر رشتہ داروں کے حق میں نشان کے طور پر یہ پیش گوئی ظاہر کی ہے کہ ان میں سے جو ایک شخص احمد بیگ نام ہے۔ اگر وہ اپنی بڑی لڑکی اس عاجز کو نہ دے گا تو تین برس کے عرصہ بلکہ اس کے قریب فوت ہو جائے گا اور جو نکاح کرے گا روز نکاح سے اڑھائی برس کے عرصہ میں فوت ہوگا۔ (لیکن سلطان محمد جو محمدی بیگم کا شوہر بنا مرزا قادیانی کی وفات کے بعد بھی سالہا سال تک زندہ رہا) اور آخر وہ عورت اس عاجز کی بیویوں میں داخل ہوگی۔" (مجموعہ اشتہارات ج۱ ص۱۰۲ حاشیہ، مورخہ ۲۰ر فروری ۱۸۸۶ء)

۵.....ترغیب

خط بخدمت مرزا احمد بیگ

"آپ سے وعدہ کرتا ہوں کہ آپ کی لڑکی کو اپنی زمین اور مملوکات کا ایک تہائی حصہ دوں گا اور میں سچ کہتا ہوں کہ اس میں سے جو کچھ مانگیں گے میں آپ کو دوں گا۔ اس لئے انکار میں اپنا وقت ضائع نہ کیجئے۔" (آئینہ کمالات اسلام ص۵۷۳، خزائن ج۵ ص ایضاً)

۶.....التماس

مشفقی مکرمی اخویم مرزا احمد بیگ صاحب

آپ کو شاید معلوم ہوگا یا نہیں کہ یہ پیش گوئی اس عاجز کی ہزارہا لوگوں میں مشہور ہو چکی ہے.....اور ایک جہاں کی اس طرف نظر لگی ہوئی ہے..... یہ عاجز آپ سے ملتمس ہے کہ آپ اپنے ہاتھ سے اس پیش گوئی کے پورا ہونے کے لئے معاون نہیں۔

(خاکسار و احقر عباد اللہ غلام احمد عفی عنہ مورخہ ۱۷ر جولائی ۱۸۹۲ء، منقول از رسالہ کلمہ فضل رحمانی ص۱۲۴)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مرزا قادیانی کی پہلی اہلیہ اور بڑے صاحبزادے مرزا سلطان احمد کو محمدی بیگم سے مرزا قادیانی کا رشتہ پسند نہیں تھا۔ اس لئے انہوں نے مرزا قادیانی کی تائید نہیں کی۔ مرزا قادیانی نے اپنی تائید کے لئے ان پر جس طرح دباؤ ڈالا اور غصہ نکالا اس کا حال ملاحظہ ہو:

۷.....خانہ بربادی

''میرا بیٹا سلطان احمد.....اور اس کی تائی صاحبہ.....اس تجویز میں ہیں کہ عید کے دن یا اس کے بعد اس لڑکی کا کسی سے نکاح کیا جائے.....بہت تاکیدی خط لکھے کہ تو اور تیری والدہ اس کام سے الگ ہو جائیں۔ ورنہ میں تم سے جدا ہو جاؤں گا۔.....انہوں نے میرے خط کا جواب تک نہیں دیا.....اس لئے میں نہیں چاہتا کہ اب ان کا کسی قسم کا تعلق مجھ سے باقی رہے.....آج کی تاریخ کہ دوسری مئی ۱۸۹۱ء ہے۔ عوام اور خواص پر بذریعہ اشتہار ظاہر کرتا ہوں کہ.....نکاح کے دن سے سلطان احمد عاق اور محروم الارث ہوگا اور اسی روز سے اس کی والدہ پر میری طرف سے طلاق ہے.....اور اگر اس کا بھائی فضل احمد (مرزا قادیانی کا دوسرا لڑکا) اپنی بیوی (مرزا احمد بیگ کی بھانجی) کو اسی دن جو اس کو نکاح کی خبر ہو طلاق نہ دیوے تو پھر وہ بھی عاق اور محروم الارث ہوگا۔'' (مجموعہ اشتہارات ج۱ص۲۱۹ تا۲۲۱)

۸.....یاس میں آس

''سچ ہے کہ وہ عورت (محمدی بیگم) میرے ساتھ بیاہی نہیں گئی۔ مگر میرے ساتھ اس کا بیاہ ضرور ہوگا۔ جیسا کہ پیش گوئی میں درج ہے۔''

(اخبار الحکم قادیان ج۵ص۲۹، مورخہ ۱۰/اگست ۱۹۰۱ء)

۹.....پیش گوئی کا انجام

اس شادی کی پیش گوئی کی تکمیل آسمان پر اور تشہیر زمین پر بخوبی ہو چکی تھی اور خود مرزا قادیانی نے اس کو اپنے صدق و کذب کا معیار قرار دیا تھا۔ مزید برآں اس کی دھن میں گھر برباد ہوا۔ قدیم بیوی کو طلاق ملی۔ جوان بچے عاق ہوئے۔ بہرحال لاکھ ترکیبیں کیں۔ نکاح نہ ہونا تھا، نہ ہوا۔ مرزا قادیانی کو اور قادیانی صاحبان کو بڑی شرمندگی ہوئی اور جھوٹ کھل گیا۔ چنانچہ مرزا قادیانی کا اپنی پیش گوئیوں کے متعلق تصفیہ ملاحظہ ہو: ''بدخیال لوگوں کو واضح ہو کہ ہمارا صدق و کذب جانچنے کے لئے ہماری پیش گوئی سے بڑھ کر اور محک امتحان ہو سکتا۔''

(مندرجہ تبلیغ رسالت ج۱ص۱۱۸، مجموعہ اشتہارات ج۱ص۱۵۹)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

باب ہفتم ..... مرزا قادیانی آنجہانی کا ہیضہ سے خاتمہ

حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ سے جو مرزا قادیانی کے مقابلے ہوئے تو ان میں مرزا قادیانی نے یہی بددعا کی کہ جو کاذب اور مفتری ہو اس پر مرض ہیضہ کی شکل میں موت وارد ہو اور فریق مقابل سے پہلے نازل ہو۔ گویا جو پہلے مرے اور مرض ہیضہ میں مبتلا ہو کر مرے وہ مفتری کذاب مانا جائے گا۔ چنانچہ مرزا قادیانی کا دعویٰ اور انجام ملاحظہ ہو:

۱.....کذاب کے لئے ہیضے کی پیش گوئی

بخدمت مولوی ثناءاللہ صاحب السلام علیٰ من اتبع الھدیٰ!

اگر میں ایسا ہی کذاب ومفتری ہوں۔ جیسا کہ اکثر اوقات آپ اپنے ہر ایک پرچہ میں مجھے یاد کرتے ہیں تو میں آپ کی زندگی میں ہی ہلاک ہو جاؤں گا۔ (چنانچہ یہی واقعہ ہوا) کیونکہ میں جانتا ہوں کہ مفسد اور کذاب کی بہت عمر نہیں ہوتی۔ (اس اشتہار کے سوا سال بعد ہی مرزا قادیانی صاحب اس دنیا سے گذر گئے۔ للمؤلف) اور آخر وہ ذلت وحسرت کے ساتھ اپنے اشد دشمنوں کی زندگی میں ہی ناکام ہلاک ہو جاتا ہے۔

پس اگر وہ سزا جو انسان کے ہاتھوں سے نہیں بلکہ خدا کے ہاتھوں سے ہے۔ یعنی طاعون، ہیضہ وغیرہ مہلک بیماریاں آپ پر میرے زندگی میں ہی وارد نہ ہوئیں تو میں خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں۔" (مجموعہ اشتہارات ج۳ ص۵۷۸)

(واقعہ کیا ہوا؟ اس اشتہار کے سوا سال بعد ہی یعنی اوائل جولائی ۱۹۰۸ء میں مرزا قادیانی ہیضہ کے مرض میں دنیا سے رخصت ہوئے اور حضرت ثناء اللہ صاحب بعد کو مدت دراز تک بہ صحت وعافیت قادیانیت کی سرکوبی کرتے رہے۔ للمؤلف)

قادیانی صاحبان مرزا قادیانی کی ہیضہ سے وفات کو ماننے سے کتراتے ہیں۔ گھبراتے ہیں۔ اگر ہیضہ ثابت ہو جائے تو مرزا قادیانی کی نبوت ومسیحیت پر پانی پھر جائے گا۔ لیکن بات کھل گئی تو کیا کریں۔

کیا بنے بات جہاں بات بنائے نہ بنے

۲.....ہیضہ کے متعلق خسر صاحب کی شہادت

خود مرزا قادیانی کے خسر میر ناصر نواب صاحب کا چشم دید بیان ملاحظہ ہو۔ اس سے بہتر شہادت شائد ممکن نہیں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

''حضرت مرزا صاحب جس رات کو بیمار ہوئے۔اس رات کو میں اپنے مقام پر جا کر سو چکا تھا۔ جب آپ کو بہت تکلیف ہوئی تو مجھے جگایا گیا تھا۔ جب میں حضرت (مرزا قادیانی) کے پاس پہنچا تو آپ نے مجھے خطاب کر کے فرمایا۔ میر صاحب مجھے وبائی ہیضہ ہو گیا ہے۔اس کے بعد آپ نے کوئی ایسی بات میرے خیال میں نہیں فرمائی۔ (گویا زبان بند ہو گئی۔جیسی کہ اکثر ہیضہ میں آخر وقت خشکی سے ہو جاتی ہے۔للمؤلف) یہاں تک کہ دوسرے دن دس بجے کے بعد آپ کا انتقال ہو گیا۔'' (خود نوشتہ حالات مندرجہ حیات ناصر مرتبہ شیخ یعقوب علی عرفانی قادیانی)

۳.....قے، دست کے متعلق بیوی کی شہادت

''والدہ صاحب (مرزا بشیر احمد قادیانی) نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود کو پہلا دست کھانا کھانے کے وقت آیا تھا۔مگر اس کے بعد تھوڑی دیر تک ہم لوگ آپ کے پاؤں دباتے رہے اور آپ آرام سے لیٹ کر سو گئے اور میں بھی سو گئی۔لیکن کچھ دیر کے بعد آپ کو پھر حاجت محسوس ہوئی اور غالباً ایک یا دو دفعہ رفع حاجت کے لئے آپ پاخانہ تشریف لے گئے.....تھوڑی دیر کے بعد حضرت نے فرمایا۔تم اب سو جاؤ۔ میں نے کہا نہیں میں دباتی ہوں۔اتنے میں آپ کو ایک اور دوست آیا۔مگر اب اس قدر ضعف تھا کہ آپ پاخانے نہ جا سکے۔اس لئے.....چارپائی کے پاس ہی بیٹھ کر آپ فارغ ہوئے اور پھر اٹھ کر لیٹ گئے اور میں پاؤں دباتی رہی۔مگر ضعف بہت ہو گیا تھا۔اس کے بعد ایک اور دست آیا اور پھر آپ کو ایک قے آئی۔جب آپ قے سے فارغ ہو کر لیٹنے لگے تو اتنا ضعف تھا کہ آپ لیٹتے لیٹتے پشت کے بل چارپائی پر گر گئے اور آپ کا سر چارپائی کی لکڑی سے ٹکرایا اور حالت دگرگوں ہو گئی۔'' (سیرۃ المہدی ص ۱۱،۱۲، حصہ اوّل روایت نمبر ۱۲)

ہم اگر کچھ بھی کہیں گے تو شکایت ہو گی

(مختصر یہ کہ مرزا قادیانی کا ہیضہ سے اس طرح عبرتناک انجام ہوا اور مرزا قادیانی کی پیش گوئی کے عین مطابق ان کے دعویٰ نبوت کی تکذیب ہو گئی)

''فقطع دابر القوم الذین ظلموا والحمد للّٰہ رب العلمین''

''فاعتبروا یا اولی الابصار''

ترجمہ: اے آنکھوں (عقل) والو۔عبرت حاصل کرو۔خدا کرے قادیانی صاحبان کو اس سے عبرت حاصل ہو۔توبہ کی توفیق ہو اور وہ دوبارہ اسلام میں واپس آ جائیں۔ (آمین ثم آمین) ''وآخر دعوانا ان الحمد للّٰہ رب العالمین''

خادم: عبدالحلیم الیاسی عفی عنہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari